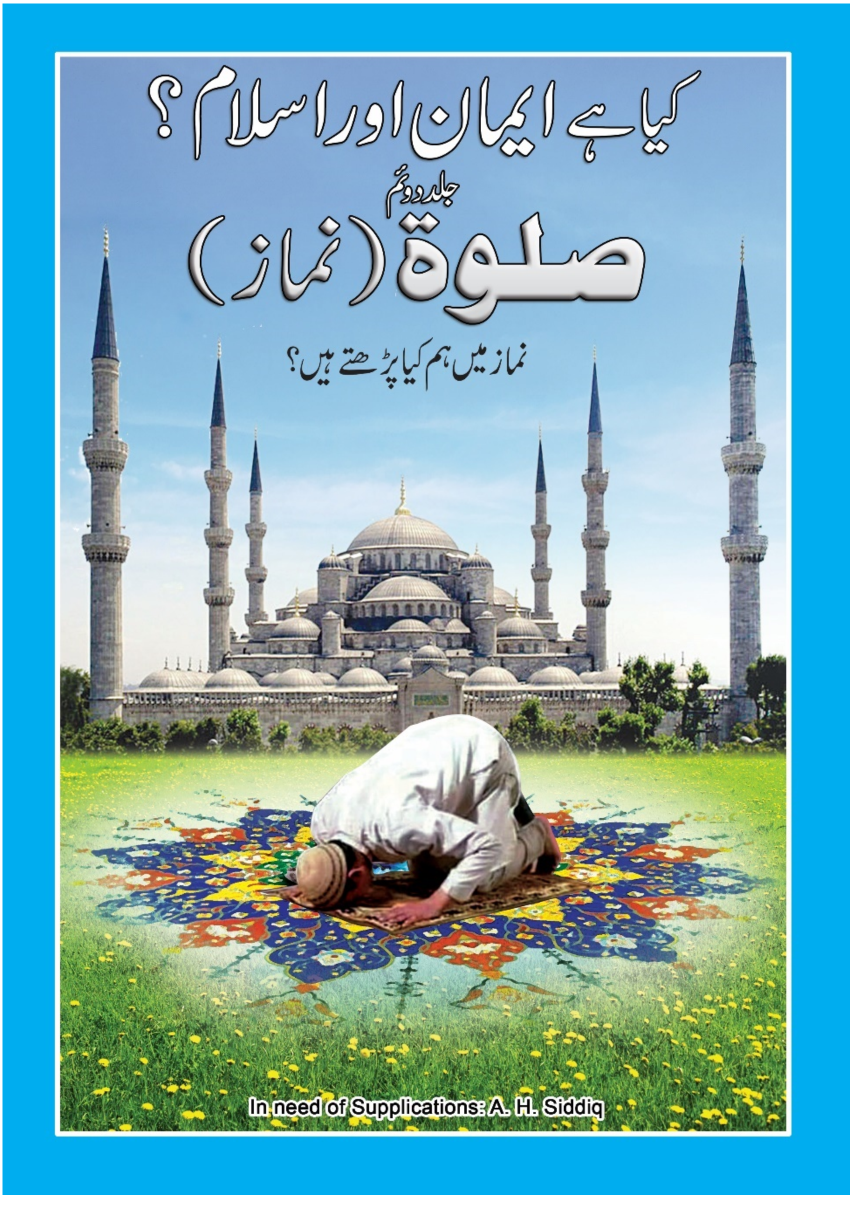
کیا ہے ایمان اور اسلام ؟
جلد دوئم
صلوۃ (نماز)
نماز میں ہم کیا پڑھتے ہیں؟
In need of Supplications: A. H. Siddiq

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اس کتاب کو میں اپنے والدین کے نام منسوب کرتا ہوں ۔ میری والدہ جنہوں نے مجھے بچپن سے ہی نماز پڑھنا ،روزہ رکھنا اور قرآن پڑھنا سکھایا۔ میرے والد، جنہوں نے مجھے اپنی حلال کمائی سے کھلایا اور بیرون ملک اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اے اللہ !تو اُن کے سارے گناہوں کو معاف فرما اور مجھے اُن کے لیے صدقہ جاریہ بنا۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاوشوں کا اعتراف

میں حافظ محمد سلیمان اور محمد اظہر کی کاوشوں کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کتاب کی کمپوزنگ اوراحادیث کو جمع کرنے میں میرا ساتھ دیا۔ میں مرحوم شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عارف صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے میری کتاب پڑھ کر اُس کو سراہا۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ اُن سے راضی ہو اور اُنہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، اور ہم سب کو راہِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اِس فانی دنیا میں ہر انسان کے امتحان کا دورانیہ مختلف ہے (یعنی موت تک)۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور اِس کو ہم واپس نہیں موڑ سکتے، ہم ہر سیکنڈ یومِ محشر اور یومِ جزا کے قریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ ہم اپنی زندگی کو برف کے بلاک سے تشبیہ دے سکتے ہیں، جو قطرہ، قطرہ پگل کر ختم ہو رہا ہے۔ اسی لیے ہمیں اپنا وقت فضول گپ شپ میں ضائع نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اُسے اللہ کی اطاعت اور یاد میں صرف کرنا چاہیے۔ یومِ جزا کوئی بہانہ قابلِ قبول نہ ہو گا، کیونکہ اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر واضح نشانیوں کے ساتھ ہمیں تنبھیہ کرنے کے لیے بھیجے ہیں۔ اگر ہم ربِّ کائنات کی دی ہوئی عقل کو استعمال نہ کرتے ہوئے ارد گرد کی نشانیوں کو مسترد کرتے ہیں تو یومِ جزا اُس کے لیے ہم جوابدہ ہوں گے۔ اُس نے اپنے وجود کی نشانی ہمارے وجود (جین) میں بھی لکھ رکھی ہے۔

اسلام میں اللہ کی توحید کا اقرار کرنے کے بعد، نماز اسلام کا سب سے اہم رکن ہے۔ یہ مسلمان کی زندگی میں باقاعدگی سے ادا کی جانے والی سب سے اہم فرض عبادت ہے۔ ہم روزہ سال میں ایک دفعہ رکھتے ہیں، ہمیں زکوۃ قمری سال میں ایک دفعہ نکالنی پڑتی ہے (اپنے مال و جائیداد کا 2.5 فی صد)۔ حج صاحبِ استطاعت شخص کے لیے زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے۔ جبکہ نماز وہ واحد عبادت ہے جسے حالات سے قطع نظر ہو کر باقاعدگی سے روزانہ پانچ وقت ادا کرنا پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے نماز کو جنگ اور خوف کی حالت میں بھی استثناء نہیں دیا۔ نماز کی اہمیت کی وجہ سے میری اِس کتاب کا مُوضوعِ سخن نماز ہے۔ نماز کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے میں اپنے قاری کو اپنے خود ساختہ یومِ محشر کے خواب کی روداد سناؤں گا۔ میں اپنے قاری سے درخواست کروں گا کہ وہ اِس حصہ کو تنہائی میں پڑھے۔ سب سے پہلے میں اذان (نماز کے لیے بلاوا) پر تبادلہ خیال کروں گا، اذان کو سن کر ہم نے کیا کہنا ہے، اذان کے بعد ہم نے کونسی دعا پڑھنی ہے اور اُس کے معنی کیا ہیں۔ میں اُس کے بعد وضو اور تحیتہ الوضو کی اہمیت پر بات کروں گا، اِس کے بعد نماز پر۔ میں تفصیل سے بتاؤں گا کہ نبیؐ نماز میں کیا پڑھتے تھے اور اُس کے معنی سمجھاؤں گا۔ آخر میں میں اُمت کو درپیش بیماری پر بات کروں گا۔ میں شاید کچھ سخت الفاظ استعمال کروں، اگر میری باتوں سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو، اُس کے لیے میں ابھی سے معذرت کرتا ہوں۔ میرا مقصد اُمت کو جھنجوڑنا اور جھٹکے لگا کر بیدار کرنا ہے، تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت میں جن مصائب کا سامنا ہے، اُس کا احساس ہو جائے۔ اے اللہ، ہماری نمازوں میں خشوع پیدا کر اور ہمیں نماز کی سمجھ عطا فرما۔ آمین!

دعاؤں کا طالب خاکسار

عبدالحلیم صدیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

1) نماز (صلاۃ)	05
2) نماز کی اہمیت پر مثالیں	08
3) میرا خواب	10
4) نماز کے مراحل	19
5) نماز میں ہم کیا پڑھتے ہیں	26
6) وتر کی دعائیں	40
7) نمازِ حاجت کی دعا	42
8) نمازِ استخرہ کی دعا	43
9) نمازِ جنارہ کی دعائیں	43
10) نماز میں خشوع کے لیے	45
11) تہجد نماز کی فضیلت	46
12) نماز پڑھنے کی اہمیت	47
13) فرض نماز کی اہمیت	48
14) نماز پڑھنے کے فوائد	49
15) نماز چھوڑنے کے نتائج	50
13) توبہ کے فوائد	53
14) اُمت کے لیے میری چند تجاویز	54
15) دعا	60

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلاۃ (نماز)

کلمہ توحید کے بعد نماز اسلام کا سب سے اہم رکن ہے۔ کیونکہ آیت (20:14) میں اللہ کہتا ہے: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ مسلمانوں پر پنجگانہ نماز ادا کرنا فرض ہے۔ نماز کے اوقات پورے دن پر پھیلے ہوئے ہیں، صبح سویرے، دوپہر کے وقت، دوپہر کے بعد، سورج غروب ہونے کے بعد اور رات کے وقت۔ نماز کو اُن کے مقرر اوقات پر ادا کرنا لازمی ہے۔ قرآن کی آیت (11:114) ہمیں یہ اوقات بتاتی ہے: اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔ مزید آیات (17:78-79) کہتی ہیں: نماز قائم کرو زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو! کیونکہ قرآنِ فجر مشہود ہوتا ہے۔ (یعنی فجر میں پڑھے جانے والے قرآن کی فرشتوں کی طرف سے گواہی دی جاتی ہے) اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے فضل (اضافی) ہے، بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

نماز کا مقصد، بندے کا خالق کے ساتھ براہِ راست تعلق جوڑنا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا ہے: بیشک جب بندہ نماز پڑھتا ہے، وہ اللہ سے سرگوشی کرتا ہے۔ جب مسلمان اکیلے میں یا با جماعت نماز پڑھتا ہے، تو وہ اللہ کے دربار میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب مسلمان با جماعت نماز پڑھتا ہے، تو امیر و غریب، اچھے اور بُرے، سفید اور کالے، سب ربِّ کائنات کے سامنے برابری کی حیثیت سے کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی لیے اِس کا اجر 27 گنا ہے کیونکہ یہ تکبّر کو ختم کر کے ہم میں عاجزی اور برابری پیدا کرتی ہے۔ ہم مسلمان دن کی شروعات اپنے جسم کی صفائی سے کرتے ہیں، اور پھر اپنے رحیم ربّ کے حضور نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ نماز مشتمل ہے کھڑے ہو کر عربی میں تلاوتِ قرآن پڑھنے، جھکنے، سجدہ کرنے اور بیٹھنے کی ترتیب پر۔ ہماری قرآن کی تلاوت اور حرکات اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو عاجزی اور وفاداری سے سرنگوں کرنے کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہمیں اپنی دنیاوی زندگی کو گمراہ کرنے والی چیزوں سے بچانے میں نماز بہت اہم کردار ادا کرتی ہے، اور یہ ہمیں فانی دنیا کے جھمیلوں میں اللہ کو یاد رکھنے کی توفیق بھی دیتی ہے۔ نماز اللہ پر ایمان اور اُس پر انحصار کو مضبوط کرتی ہے۔ اگر اِسے صحیح طریقہ سے ادا کیا جائے تو یہ ہم میں اللہ کا شعور اور اُس کا خوف پیدا کرے گی، جو ہمیں آخرت کی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے نقطہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زندگی کے باقی تمام معمولات کو اُس کے مطابق پورا کرنے کی توفیق دے گی (اِس یاد دہانی کے ساتھ کہ ہم کمرہ امتحان میں بیٹھے ہیں)۔ جب ہم نماز کو اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص سے انجام دیں گے، تو یہ ہمیں فحاشی اور بُرائی سے روکے گی۔ یہ ہمارے لیے ایک یاد دہانی ہے کہ جب امتحان کا وقت ختم ہو گا، تو یومِ جزا لازماً آئے

گا۔ کچھ لوگ شاید سوال کریں کہ اپنی عبادات کو اللہ کے لیے وقف کرنا کیوں ضروری ہے؟ اس کی چند وجوہات یہ ہیں:

1) چونکہ اللہ خالق ہے عدم سے مخلوق کو وجود میں لانے کا، جیسے یہ کائنات عدم سے ایک دھماکہ سے وجود میں آئی۔ لہٰذا یہ اُس کے وجود کو تسلیم کرنے کا ایک لازمی حصہ ہے کہ مخلوق اُس کی عبادت کرے۔
2) دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ مخلوق ہمیشہ خالق کی پرستش کرتی ہے۔ لہٰذا، اُس کی عبادت کرنا ہمارا اُس کی مخلوق ہونے کا لازمی نتیجہ ہے۔
3) وہ خالق ہونے کی حیثیت سے ہماری اطاعت کا مستحق ہے، اور اللہ کا فرمانبردار ہونا بھی عبادت ہے۔
4) اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا رازق ہے۔ ہمارا رازق ہونے کی وجہ سے ہمیں اُس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ شکر گزار ہونا بھی عبادت ہے۔
5) اللہ اپنی مخلوق کو بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے، وہ ہماری اطاعت، احترام اور عبادت کا مستحق ہے۔ یہ ایک اچھے کردار کی علامت ہے۔
6) اللہ اپنی مخلوق سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، اُس کی محبت خالص ترین ہے، کیونکہ اُس میں کوئی لالچ نہیں۔ عبادت شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔

اللہ کا تقویٰ دلوں میں ڈالنے کے لیے میں ایک حدیث بیان کروں گا جس میں جبریلؑ نے نبیؐ کو پانچ مشورے دیے تھے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

1) جیو جیسے جینا چاہو، لیکن یاد رکھنا ایک دن آپؐ نے مرنا ہے۔

یہ ہمیں خبردار کر رہی ہے کہ اپنا راستہ سوچ سمجھ کر چنو، کیونکہ موت اپنے مقرر وقت پر ہمیں پالے گی۔ یہ ہمیں یہ بھی بتا رہی ہے کہ اِس فانی دنیا سے زیادہ دل نہ لگانا، کیونکہ ہمارے وجود کا مقصد اِس دنیا سے آگے اگلے جہان میں ہے۔ ہمیں اِس دنیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے رنگوں کو اپنانے کے لیے بھیجا گیا ہے (اپنے میں ایسے رنگ پیدا کرنا جیسے کے عاجزی، صبر، معاف کرنے کی عادت، نرم دل ہونا اور اللہ کی مخلوق کا خیال رکھنا خاص طور پر انسان کا وغیرہ، وغیرہ)۔ اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لیے ہمیں اپنے سارے فرائض کو ادا کرنا چاہیے (کلمہ توحید کی شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور بیت اللہ کا حج)، جس میں سے سب سے نمایاں نماز ہے۔

2) جس سے چاہو محبت کرو، لیکن یاد رکھنا ایک دن آپؐ اُس سے جدا ہو جائیں گے۔

یہ ہمیں خبردار کر رہی ہے کہ ہم نے اپنے مقرر وقت پر مرنا ہے، لہٰذا، ہمیں اپنے آپ کو اِس فانی دنیا کے لوگوں سے بہت زیادہ مانوس نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ لا محالہ ہم دل شکستہ ہو جائیں گے، یعنی، یا وہ ہمیں چھوڑ جائیں گے، یا ہم اُنھیں چھوڑ جائیں گے (موت)۔ دوسری طرف، اگر ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اپنا محبوبِ حقیقی بنا لیں (جو لا فانی

ہے)، تو ہم اُس سے کبھی بھی جدا نہیں ہو سکتے۔ یومِ جزا سب سے پہلے جس فرض کے لیے ہم جوابدہ ہوں گے، وہ نماز ہے۔

3) اِس دنیا میں جیسے چاہو جیو، آخرت میں آپؐ کو اُس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا (آزاد مرضی)۔

یہ حدیث ہمیں بتا رہی ہے کہ ہم یہاں امتحان دینے کے لیے آئے ہیں، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات میں مہارت حاصل کر لیں۔ ہمیں اپنا راستہ بہت سوچ سمجھ کر چننا ہو گا، کیونکہ آخرت میں ہم اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوں گے، اور اُس کے مطابق ہمیں جزا یا سزا ملے گی۔ اگر ہم کامیاب ہوتے ہیں تو جنت ہمیشہ کے لیے ہمارا ٹھکانہ ہو گی، اور اگر ہم ناکام ہوتے ہیں تو جہنم ہمارا آخری ٹھکانہ ہو گا۔ نماز ہم سے کبھی نہیں چھوٹنی چاہیے، کیونکہ یہ فرض عبادات میں سب سے اہم ہے۔ اگر ہماری نماز صحیح ہو گی، تو ہماری باقی عبادات بھی صحیح ہوں گی۔ اے اللہ، ہمیں امتحان میں ناکام ہونے سے بچا لے۔ آمین!

4) یاد رکھیں مومن کی معراج تہجد کی نماز میں اپنے ربّ کو پکارنے میں ہے، نہ کہ دنیا کے جاہ و جلال میں۔

یہ ہمیں کہہ رہی ہے کہ تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ، کیونکہ اچھے کردار کے بعد آخرت کی کامیابی تہجد کی نماز میں پنہاں ہے۔

5) اصل عزت و وقار لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔

نبیؐ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِى بِحَلالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اے اللہ میرے لئے حلال کو کافی کر دے حرام کی بہ نسبت اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے، یعنی مالیاتی، جذباتی، ذہنی، جسمانی اور حیثیت کے لیے لوگوں سے بے نیاز ہونا۔ ہمیں نہ لوگوں سے مانگنا چاہیے اور نہ ہی اُن پر انحصار کرنا چاہیے؛ بلکہ ہمارا انحصار کلی طور پر اپنے ربّ پر ہونا چاہیے۔ ہمیں بہت زیادہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ سے پرہیز کرنا چاہیے، یعنی، ہمارے سارے اعمال اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہوں، نہ کہ لوگوں میں اپنے آپ کو مقبول کرنے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اُس کی مخلوق کا خیال رکھنا ہو گا، خاص طور پر انسان کا، اور باقاعدگی سے تمام فرائض انجام دینے ہوں گے، خاص طور پر نماز کو خشوع سے ادا کرنا ہو گا۔

اُوپر دی گئی حدیث تفصیلاً ہمیں بتا رہی ہے کہ ہمارا ربّ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ایک اور حدیثِ قدسی میں اللہ کہتا ہے: اے انسان میں نے یہ ساری کائنات تیرے لیے بنائی ہے، اور میں نے تجھے اپنے لیے بنایا ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز عقیدے کے بعد سب سے اہم فرض عبادت ہے۔ نماز کی اہمیّت کو اُجاگر کرنے کے لیے، قرآن سورۃ مدثر، آیات (74:42-47) میں ایک انٹرویو بیان کرتا ہے: سوال: ''تمھیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟'' وہ کہیں گے ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔ سب سے اہم کہ وہ نماز نہیں

پڑھتے تھے، جو اللہ کا ہم پر حق ہے۔ دوسرا وہ غریب و مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بہت پیار کرتا ہے اور جب وہ بھوکے ہوتے ہیں اور ہم اُنھیں کھانا نہیں دیتے یا اُن کی مدد نہیں کرتے تو وہ ہم سے بہت ناراض ہوتا ہے۔ تیسرا بیہودہ گپ شپ میں وقت ضائع کرنا، بیکار گپ شپ کی وجہ سے وقت تیزی سے گزر جاتا ہے اور ہم اپنی نماز اور اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ چوتھا یومِ جزا کو نہ ماننا یہ شبہ کرنا، ایسا ہی ہے جیسے کفر کرنا۔ اکثر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ایک دن اللہ ہمارے سارے گناہ معاف کردے گا، ہاں، رحیم ربّ ہمارے سارے گناہ معاف کر دے گا، اگر اِس دنیا میں اُن کے لیے توبہ کی ہو، وہ بغیر توبہ کے بھی معاف کر سکتا ہے کیونکہ وہ ربّ ہے۔ جیسے کہ، میں نماز نہیں پڑھتا، میں نے توبہ کی اور نماز پڑھنے لگ گیا، ان شاءاللہ، اللہ مجھے معاف کر دے گا۔ اگر میں توبہ کر کے بھی نماز نہیں پڑھتا، یہ توبہ منافقوں کی توبہ ہے۔ نماز کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے، میں اِسے ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ فرض کریں ایک پولیس انسپکٹر آپ کو اپنے دربار (پولیس سٹیشن) میں طلب کرتا ہے، اور ہم اُس کے حکم کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور تھانے نہیں جاتے۔ تو کیا ہو گا؟ وہ ہمیں مارے گا، دھکے دے گا، ہتھکڑی لگا کر تھانے لے جائے گا (چاہے ہم ولی اللہ ہوں)۔ جب ہم اپنے کیس کی اُس کے سامنے وضاحت کرتے ہیں، تو اُسے سمجھانے کے لیے بہترین الفاظ کا انتخاب کریں گے اور سمجھتے ہوئے اُنھیں آہستہ، آہستہ ادا کریں گے (تیزی نہیں دکھائیں گے)۔ بدقسمتی سے، جب مؤذن آواز لگاتا ہے کہ اللہ ہمیں اپنے دربار میں بلا رہا ہے، تو ہم توجہ نہیں دیتے۔ سوچو، یومِ جزا ہمارے ساتھ کیا ہو گا (چاہے ہم اپنے آپ کو ولی اللہ سمجھتے ہوں)؟ اگر ہم میں سے چند اللہ کے دربار میں حاضر ہو بھی جاتے ہیں، تو ہمیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں، اور اپنے ربّ سے ہم کلام ہوئے بغیر واپس آجاتے ہیں۔ ایک چیز پلے باندھ لیں، اگر کوئی شخص قاتل، زانی، جھوٹا اور فریبی ہے (بہت گناہگار ہے) لیکن اللہ کی خاطر نماز پڑھتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک اُس بے نمازی نیک شخص سے بہتر ہے۔ اِس کو بھی میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ فرض کریں ایک باشاہ آپ کو طلب کرتا ہے اور آپ حکم عدولی کرتے ہوئے نہیں جاتے۔ وہ آپ کی نیکی اور پارسائی کو نہیں دیکھے گا، وہ حکم عدولی کی وجہ سے آپ کا سر قلم کروا دیگا۔ نماز کی اہمیت کو دلوں میں گھر کروانے کے لیے میں پہلے حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کا ایک واقعہ، اور اپنا ایک خود ساختہ خواب سناؤں گا۔ میں اپنے قاری سے درخواست کروں گا کہ اس کو تنہائی میں پڑھے۔

نماز کی اہمیت پر مثالیں

امیر المومنین حضرت عمرؓ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک مجوسی (آگ پرست) غلام نے آپؓ پر خنجر سے وار کرنے شروع کر دیئے۔ حضرت عمرؓ جب تک ہوش میں رہے، آپ نے نماز جاری رکھی اور پھر بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب اُنھیں ہوش آیا، پہلی چیز جو اُنھوں نے پوچھی وہ تھی کہ کیا میں نے فجر کی نماز ادا کر لی تھی، اُنھیں بتایا

گیا نہیں۔ آپؓ پھر بیہوش ہو گئے۔ جب بھی ہوش آتا، پہلا سوال کرتے کہ کیا میں نے نماز ادا کی؟ صحابہؓ اُنھیں اُٹھا کر اُن کے گھر لے گئے، اور اُنھیں دودھ پلانے کی کوشش کی، وہ پیٹ کے زخموں کے راستہ سے باہر آ گیا۔ صحابہؓ کو اندازہ ہو گیا کہ اب آپؓ نہیں بچیں گے۔ جب حضرت عمرؓ کو ہوش آیا، اُنھوں نے حملہ آور کے بارے میں دریافت کیا۔ اُنھیں بتایا گیا کہ وہ ایک مجوسی غلام تھا۔ حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ اس دوران اذان کی آواز آئی، آپؓ اُٹھنے لگے۔ صحابہؓ نے پوچھا، کہاں جانا ہے؟ آپؓ کہنے لگے اذان ہو گئی ہے، میں نے نماز پڑھنے جانا ہے۔ صحابہؓ نے کہا، آپ نہیں جا سکتے، آپ سخت زخمی ہیں اور آپ کے پیٹ میں خنجر کے سُوراخ ہیں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ نبیؐ نے کہا تھا کہ **نماز کے بغیر تم مومن نہیں ہو سکتے**۔ اُن کے اصرار پر صحابہؓ اُنھیں اُٹھا کر مسجد میں لے گئے۔ اے مسلمانو، وہ عمل جو مومن اور کافر میں تفریق کرتا ہے، وہ نماز ہے۔ ہمیں اپنی نمازوں کو مستقل مزاجی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ اے اللہ، ہمارے دلوں میں نماز کی محبت بھر دے (تاکہ ہم تیرے دربار میں حاضر ہو سکیں)، اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔ آمین!

اے مسلمانو، تمھیں آخرت کے عذاب، خوف، تشویش اور غم کا اندازہ کرانے کے لیے میں آپ کو اپنے فرضی خواب کے دورے پر لے جاؤں گا (نیٹ پر ایک مضمون سے استفادہ کیا)۔ ایک دن میں ایک واٹس ایپ پر ایک کہانی پڑھ رہا تھا، جو یوں تھی: ایک آدمی زندگی کے سفر پر اپنے بال بچوں کے ساتھ گاڑی میں سفر کر رہا تھا کہ راستہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا ہوا۔ گاڑی روک کر اُس نے اُس سے پوچھا، "تم کون ہو؟" وہ کہنے لگا "میں مال و متاع ہوں"۔ اُس نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا اِسے ہم اپنے ساتھ سوار کر لیں۔ اُنھوں نے کہا، "ہاں، مال سے ہم خریداری اور بہت سے کام کر سکتے ہیں"۔ لہٰذا، مال گاڑی میں سوار ہو گیا۔ جب وہ مزید آگے بڑھا تو اُسے ایک اور شخص ملا۔ گاڑی روک کر اُس نے اُس سے پوچھا، "تم کون ہو"؟ اُس شخص نے جواب دیا، "میں عہدہ اور اختیار ہوں"۔ آدمی نے بال بچوں سے پوچھا، "اِسے بھی ساتھ لے لیں"؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا، "ہاں، ہم عہدے اور اختیار سے کچھ بھی کر سکتے ہیں"۔ لہٰذا، عہدہ اور اختیار بھی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ راستہ میں اور بہت ساری آسائشیں گاڑی میں سوار ہوئیں۔ مزید آگے بڑھنے پر ایک اور آدمی ملا، اُس نے اُس سے پوچھا، "تم کون ہو"؟ اُس نے کہا میں دین ہوں۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا، "ابھی دین کا وقت نہیں آیا۔ ہم زندگی کا مزا لینا چاہتے ہیں اور دین اُسے ہم سے دور کر دے گا۔ اُس کی ہدایات اور ممنوعات پر عمل کرنے سے ہم تھک جائیں گے۔ جب ہم زندگی کا مزہ لوٹ لیں گے تو تمھیں آ کر لے جائیں گے"۔ جب وہ مزید آگے بڑھا تو ایک چیک پوسٹ آئی۔ چیک پوسٹ پر داروغے نے آدمی کو گاڑی روکنے اور اُترنے کو کہا۔ داروغہ نے آدمی کو کہا، تمہارا سفر ختم ہو گیا ہے۔ وہ ڈر گیا اور کچھ نہ کہہ سکا۔ داروغہ نے پوچھا، تمہارے ساتھ دین ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا، "ہم نے اُسے پیچھے کچھ فاصلہ پر چھوڑا ہے، میں جا کر اُسے لے آتا ہوں"۔ داروغہ کہنے لگا، "نہیں، بالکل نہیں، تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے، واپسی ممکن نہیں"۔ آدمی کہنے لگا، میرے ساتھ میرے بیوی بچے، مال دولت، عہدہ اور اختیار بھی

ہیں۔ داروغہ کہنے لگا یہ تمہیں اللہ کے دربار میں نہیں بچا سکتے، جو تمہیں بچا سکتا تھا وہ دین تھا، جسے تم پیچھا چھوڑ آئے ہو۔ آدمی نے اُس سے پوچھا، "تم کون ہو"؟ وہ کہنے لگا میں موت ہوں، جس سے تم بے پرواہ تھے، اور اپنے اعمال کو ٹھیک نہ کیا۔ آدمی نے گاڑی کی طرف دیکھا، اب اُس کی بیوی گاڑی چلا رہی تھی اور کوئی بھی گاڑی سے نہیں اُترا تھا۔ اِسی لیے اللہ نے ہمیں سورۃ توبہ، آیت(9:24) میں بتا دیا تھا کہ: اے نبیؐ اِن سے کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں، اور تمہارے عزیز و اقارب، اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور تمہارے وہ کاروبار، جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔ اے اللہ، مجھے معاف کر دے۔ مزید سورۃ اٰلِ عمران، آیت(3:185) میں اللہ کہتا ہے: آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ **رہی یہ دنیا، تو یہ محض ایک ظاہری فریب کی چیز ہے۔**

میرا خواب

کہانی پڑھنے کے بعد میرے سارے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی، اور مجھے احساس ہوا کہ جلد یا بادیر میں نے مرنا ہے، اور یہ کہ یومِ محشر مجھے اپنے اعمال کے حساب و کتاب کے لیے اُٹھایا جائے گا (اے اللہ، مجھے معاف کر دے)۔ قرآن نے آیت(36:12) میں ہمیں بتایا تھا کہ، اللہ کہتا ہے: ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ جو کچھ افعال انہوں نے کیے ہیں وہ سب ہم لکھتے جا رہے ہیں۔ اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں (اعمال کے نتائج) وہ بھی ہم ثبت کر رہے ہیں ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے۔ کہانی کے لُبِ لباب پر غور و فکر کرتے کرتے میں سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بسترِ مرگ پر پڑا ہوں، مجھے محسوس ہوا کہ میرے پاؤں ہل نہیں رہے، ایڑی ایڑی کے ساتھ جڑ گئی ہے (اُن میں سے جان نکل چکی تھی)، پھر مجھے محسوس ہوا کہ میرے بازو نہیں ہل رہے، پھر میرے پھیپھڑوں نے کام کرنا چھوڑ دیا، میں سانس نہیں لے پا رہا تھا، آہستہ آہستہ میری روح میرے جسم سے خارج ہو رہی تھی یہاں تک کہ وہ میرے حلق تک پہنچ گئی، انتہائی تکلیف میں، میں نے چیخنا چاہا لیکن آواز نہ نکلی، اپنوں کو بتانا چاہا، بتا نا سکا، میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اُس وقت مجھے یاد آیا قرآن نے کہا تھا: ہر گز نہیں! جب جان حلق تک پہنچ جائے گی، اور کہا جائے گا: ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا، اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے، اور پنڈلی سے پنڈلی جُڑ جائے گی، وہ دن ہو گا تیرے ربّ کی طرف روانگی کا(75:26-30)۔ مجھے یہ بھی یاد آیا کہ نبیؐ نے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے ایک سال قبل معافی مانگ لے، اللہ اُسے قبول کر لے گا۔ اگر کوئی شخص مرنے سے ایک دن پہلے معافی مانگ لے اللہ اُسے معاف کر دے گا۔ پھر نبیؐ نے (نرخرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا کہ روح ادھر پہنچنے سے پہلے معافی مانگ لے، اللہ قبول کر

لے گا۔ اس کے باوجود میں فکرمند نہیں تھا، کیونکہ میں نے کچھ علماء سے سن رکھا تھا کہ آگ مسلمانوں کو نہیں چھوئے گی، مجھے یک لخت یاد آیا کہ قرآن نے تو کہا تھا: اُن کا یہ طرزِ عمل اِس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں: "آتشِ دوزخ تو ہمیں مس تک نہ کرے گی اور اگر دوزخ کی سزا ہم کو ملے گی بھی تو بس چند روز۔" ان کے خود ساختہ عقیدوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔ مگر کیا بنے گی اُن پر جب ہم اُنہیں اس روز جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے؟ **اُس روز ہر شخص کو اُس کی کمائی کا بدلہ پورا پورا دے دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہو گا** (3:24-25)۔ اور اسی طرح سورۃ البقرۃ میں اللہ کہتا ہے:... آخر تمہیں دوزخ کی آگ کیوں نہ چھوئے گی؟ **جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطاکاری کے چکر میں پڑا رہے گا، وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا**۔(3:80-81)؟ مجھ پر خوف طاری ہو گیا، ہائے اللہ، اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں نے بہت دیر کر دی توبہ کرنے میں، ہائے میں اِس دن سے بے نیاز تھا، جس دن میں نے موت کا مزا چکھنا تھا (اے اللہ، مجھے معاف کرنا!!)۔ اب میں فرشتوں اور اپنے مردہ عزیز و اقارب اور دوستوں کو دیکھ رہا تھا، کہ اچانک مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آگئی کہ موت کے وقت شیاطین جن ہمارے مردہ عزیز و اقارب اور دوستوں کی شکل میں آئیں گئے اور کہیں گے کہ اسلام پر نہ مرنا، میں نے أَشْهَدُ أَنّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔ میری آنکھیں اُوپر اُٹھیں اور میں نے اپنی روح کو سر کے راستہ نکلتے دیکھا، اور اگلی چیز مجھ پتہ چلی کہ میں قبر میں سو رہا تھا کہ بگل کی آواز نے مجھے اُٹھا دیا۔ پریشانی میں میں نے اپنے آپ سے سوال کیا، کیا ہو رہا ہے، مجھے کس نے جگایا؟ اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ یہ تو یومِ محشر ہے، جس کے بارے میں میرا الیقین پختہ نہیں تھا۔ ہائے میری بدبختی، اگرچہ قرآن نے آیات (20-50:22) میں مجھے ڈرایا تھا: اور پھر صُور پھونکا گیا یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔ ہر شخص اِس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔ اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور **آج تیری نگاہ خوب تیز ہے** (اے اللہ، مجھ پر رحم فرما!! ہائے اللہ)۔ اور سورۃ القیٰمۃ آیات (75:1-12)، میں اللہ کہتا ہے: نہیں! میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی، اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟ **ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں** (فِنگر پرنٹ)۔ مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بد اعمالیاں کرتا رہے پوچھتا ہے: "آخر کب آنا ہے وہ قیامت کا دن۔؟" پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔ اُس وقت یہی انسان کہے گا: "کہاں بھاگ کر جاؤں؟" ہرگز نہیں! وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہو گی اُس روز تیرے ربّ ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہو گا۔ ہائے میری بد نصیبی، ہائے میری بد نصیبی، آج میں نے اِس خوف ناک دن کی حقیقت کو پہچانا، جس کے بارے میں قرآن نے مجھے خبردار کیا تھا۔ میں بہت رویا کہ اے اللہ، مجھ پر رحم فرما، اگرچہ مجھے پتہ تھا کہ نبیؐ نے ہمیں بتا دیا

تھا کہ معافی موت سے پہلے تک قبول کی جائے گی۔ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بد بختی، میں نے توبہ کرنے میں بہت دیر کر دی۔ انتہائی بلند درجہ حرارت اور اُس دن کے خوف اور تشویش کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ پسینہ آرہا تھا، جس کا میں نے کبھی تصور میں بھی سامنا نہیں کیا تھا، اگر یہ دنیا ہوتی تو جل کر کوئلہ ہو جاتا۔ میں نے چاروں طرف دیکھا؛ سارا علاقہ کھربوں انسانوں اور جنوں سے اٹا پڑا تھا، اور ایسا لگتا تھا جیسے پتنگوں کے جھنڈ ہوں۔ میں نے لوگوں کو اپنے پسینہ میں تیرتے دیکھا، کچھ گردن تک ڈوبے ہوئے تھے، کچھ ٹخنوں تک۔ محشر کا منظر بہت ہی خوف ناک تھا۔ ہائے اللہ ،بلند رونے کی آوازوں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے رحم کی اپیل کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اُس دن کی ہولناکی کی وجہ سے، مجھ احساس ہوا کہ میں بہت مصیبت میں ہوں، پشیمانی اور ندامت میں میں نے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا، ہائے اللہ، میں کنگال ہوں۔ ہائے صد افسوس، قرآن نے مجھے خبر دار کیا تھا کہ افسوس، پشیمانی اور توبہ کا وقت فانی زندگی میں تھا، یوم ِجزا پشیمان ہونا فائدہ مند نہیں ہو گا۔ اے اللہ، مجھ پر رحم فرما!!خوف کی وجہ سے میرا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا، اگر دنیا کی زندگی ہوتی تو پھٹ جاتا۔ کاش میں مر سکتا، تاکہ اس اذیت ناک دن کی ہولناکی سے فرار ہو سکتا۔ کاش میں خاک ہوتا، یا مجھے دوبارہ امتحان کے لیے بھیج دیا جائے۔ ہائے اُس وقت مجھ یاد آیا کہ قرآن نے مجھ کہا تھا یوم ِمحشر کے بعد کبھی موت نہیں آئے گی، ہائے اللہ، میں نے اپنے اُوپر بہت زیادتی کی ہے، برائے مہربانی مجھ پر رحم فرما!! ہائے قرآن نے مجھے بتادیا تھا کہ مجھے دوبارہ نہیں آزمایا جائے گا، اِس دنیا کا امتحان واحد امتحان ہے، دوبارہ امتحان نہیں لیا جائے گا۔ ہائے میری بد بختی، ہائے ربّا، رحم فرما، ہائے ربّا، رحم فرما!!!۔ خوف کی وجہ سے وقت نہیں گزر رہا تھا، ہر سیکنڈ سال کے برابر تھا۔ گذشتہ پچاس ہزار سال سے یوم ِجزا کے انتظار میں، میں اپنے آنسوؤں اور پسینہ کے تالاب میں تیر رہا ہوں۔ مجھے یاد آیا کہ قرآن نے آیات (23:113-114) میں بتادیا تھا کہ یوم ِجزا ہم سے سوال کیا جائے گا کہ بتاؤ زمین پر کتنا عرصہ رہے، ہم کہیں گے: "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ "ارشاد ہو گا: "تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا۔ کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا" ۔ ہائے ربّا، یوم ِجزا کے انتظار میں پچاس ہزار سال بیت گئے ہیں، ہائے میری بد بختی، مجھے اندازہ ہو گیا کہ اِس زندگی کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی، وہاں کمرہ امتحان میں گذارے ہوئے وقت سے بھی کم ہے۔ نبیؐ نے اِس کی تشبیہہ سفر میں ایک درخت کے نیچے ستانے سے دی تھی۔ ہائے میری بد بختی، جب میں فانی دنیا میں رہتا تھا، میں نے یوم ِجزا کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا، لیکن اُس وقت یہ الف لیلیٰ کی کہانی یا ذہنی اختراع لگتے تھے۔ اگرچہ اللہ کی کتاب نے مجھے خبر دار کیا تھا، ہائے میں نے سبق نہ لیا۔ آج جس سے خبر دار کیا گیا تھا وہ ہو کر گزر گیا؛ آج میں یہاں اپنے آنسوں اور پسینے میں نچڑا کھڑا ہوں۔ سارا علاقہ "ہائے اللہ رحم کر" کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ میں نے اپنے کرتوت یاد کرنے شروع کئے، ہائے میرے مالک، سوچ کر سارے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی، جھکا ہوا سر شرم سے اور جھک گیا۔ اُس دن کے خوف اور بے چینی کی وجہ سے، میں نے اپنے ربّ اور آقا و مالک، اللہ

سبحانہ و تعالیٰ سے کی گئی نافرمانیاں یاد کرنا شروع کیں۔ احساسِ ندامت اور خوف کی وجہ سے میں نے دعا مانگنی شروع کی: اے اللہ تو میرا ربّ ہے، اور تیرے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ اور غلام ہوں، اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے احکامات کا پابند ہوں، میں اپنے کئے کی معافی مانگتا ہوں، جو نعمتیں تو نے مجھ پر نازل کیں، اُن کا میں اقرار کرتا ہوں، میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے معاف کر دے، تیرے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ہائے ربّا، میرا تیرے علاوہ اور کوئی آسرا نہیں، اِس ڈراؤنے دن تیری رحمت ہی مجھے میرے اعمالِ بد کے نتائج سے بچا سکتی ہے۔ ہائے میری بد بختی، ہائے میری بد قسمتی، امتحان کا وقت تو کب کا ختم ہو چکا، قرآن نے تو مجھے بتا دیا تھا کہ آج اللہ کو یاد کرنے اور دعاؤں کا کوئی وزن نہیں ہو گا۔ کاش میں سب کو (اپنی بیوی، بچوں، رشتہ داروں، دوست احباب، اور سارے انسانوں) کو فدیہ میں دے کر اپنے آپ کو اِس دن کی ہولناکی سے بچا سکوں۔ مجھے یاد آیا اللہ نے کہا تھا کہ ہر انسان کو اُس کے اپنے اعمالوں کا صلہ ملے گا، اور قرآن کی آیات (75:12-15) میں اللہ تعالیٰ کہا تھا: اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔ اور آیات (3: 30-29) کہتی ہیں: اے نبیؐ، لوگوں کو خبر دار کر دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہر حال اُسے جانتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا، خواہ اُس نے بھلائی کی ہو یا بُرائی۔ اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اُس سے بہت دور ہوتا! اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔ ہائے میرے مالک، میرے پالن ہار، ہائے ربّا، یہ میں نے کیا کیا، ہائے صد افسوس، میں نے اپنے ربّ کی رحمت کا غلط استعمال کیا، آج میرا کوئی بہانہ نہیں چلے گا، اور نہ ہی وہ کسی اور کو میری غلطی کی سزا دے گا۔ ہائے میری بد بختی، ہائے قرآن نے مجھے بتایا تھا کہ ہر شخص اپنا بار خود اُٹھائے گا اور کوئی دوسرا نہیں اُٹھا سکے گا، ہائے اِس کے باوجود میں نے انتباہ کو نظر انداز کیا، اور اللہ کی رحمت کو پُکارنے کا موقع ضائع کر دیا، ہائے اللہ، رحم فرما۔

ہائے اللہ، میری فانی زندگی محض چھے سات دہایوں کی تھی، جبکہ یومِ جزا کے انتظار میں مجھے خوف اور پریشانی میں اپنے آنسوؤں اور پسینہ کے تالاب میں تیرتے ہوئے پچاس ہزار سال بیت گئے ہیں، اور ابھی تک حساب کتاب شروع نہیں ہوا۔ میں نے دیکھا جلد باز لوگوں کو نبیؐ کے پاس شفاعت کے لیے جاتے ہوئے، تاکہ حساب کتاب شروع ہو۔ جب مجھے احساس ہوا کہ 99.9 فی صد جہنم کے باسی ہوں گے، تو میں اُن لوگوں کو سمجھانا چاہتا تھا، کہ یہ پریشانی جہنم کے عذاب سے ہزار درجہ بہتر ہے، میں نے اُنھیں روکنے کے لیے چیخنا چاہا کہ وہ نبیؐ کو شفاعت کے لیے نہ کہیں، میں اتنا خوف زدہ تھا کہ میری آواز میرے حلق میں اٹک گئی، میں چیخ نہ سکا، ہاے اللہ، مجھ پر رحم فرما۔ ہائے ہماری بد قسمتی، نبیؐ کی شفاعت سے حساب کتاب شروع ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ جہاں میں تھا وہاں ہر

نہ سن سکوں، اور میں نے دیوانہ وار اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اگرچہ ہم سب بغیر ختنہ کے مادرزاد ننگے تھے، لیکن ہر ذی روح اتنی خوف زدہ تھی کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ اگر یہ فانی دنیا ہوتی، تو ہم سب مر چکے ہوتے، ہائے ربّا، معاف کر دے۔ اسی اثنا میں ایسی جگہ سے گزرا جہاں میزان نصب نہیں کئے گئے تھے، وہاں لوگوں کے چہرے گہرے کلیجی رنگ کے تھے۔ قرآن نے اُسے یوں بیان کیا تھا: آج جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنّم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے(39:60)؟ وہاں میں نے کچھ لوگوں کو اندھا، کچھ کو بغیر بازوں کے، کچھ کو بغیر ٹانگوں کے دیکھا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کو سر کے بل چلتے دیکھا، اُن کے کان بطخ کے پاؤں کی طرح تھے۔ مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آگئی جب آپؐ نے صحابؓہ کو بتایا تھا کہ کچھ لوگ سر کے بل چلیں گے۔ صحابؓہ نے پوچھا تھا، وہ کیسے چلیں گے۔ نبیؐ نے فرمایا تھا، جس نے پیروں سے چلایا وہی چلائے گا۔ مجھے یہ بھی یاد آیا کہ قرآن میں ہے اندھے اللہ سے سوال کریں گے، اے اللہ، دنیا میں ہم بینا تھے، تو نے ہمیں اندھا کیوں اُٹھایا۔ اللہ جواب دے گا، دنیا میں تم نے مجھے بھلا دیا تھا، آج میں نے تمھیں بھلا دیا ہے، جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ ہائے میرے مالک رحم فرما!! میں سوچ رہا تھا کہ یہاں میزان کیوں نصب نہیں کئے گئے، اُس وقت مجھے یک لخت یاد آیا کہ منافق، مشرک اور کافروں کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا، اُن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم کے باسی ہونگے۔ مجھے فوراً نبیؐ کی وہ دعا یاد آئی جو آپؐ پڑھتے تھے، جسکو میں ہر فرض نماز کے بعد پڑھتا تھا، اُس کو میں نے پڑھنا شروع کر دیا: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ جانتے بوجھتے تیرا شریک بناؤں، اور تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اُس شرک کے لیے جسکا مجھ علم نہ تھا۔ وہاں میں نے اُن سے سوال جواب ہوتے سُنے۔ کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جنہیں تم پکارتے تھے۔ چونکہ وہ وہاں کہیں نظر نہیں آرہے تھے، اور نبیؐ نے ہمیں پہلے بتا دیا تھا کہ محشر میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، آپؐ بھی نہیں۔ عذاب کو دیکھ کر وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ اُنھوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں پُکارا۔ مجھے حیرت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ اُن کی کھالیں اُن کے خلاف گواہی دے رہی ہیں، اُن کے ہاتھ اور پیر اُن کے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ قرآن نے بتایا تھا: وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ انہیں بھرپور بدلہ دے دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا(24:24-25)۔ میں نے اُنھیں اپنے اعضاء کو گالیاں دیتے سنا۔ ہائے ربّا مجھ پر رحم کرنا۔ اُس وقت مجھے یاد آیا کہ قرآن کی سورۃ حمٓ سجدہ، آیات (21:24-41) میں اللہ نے بتا دیا تھا: وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے "تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی"؟ وہ جواب دیں گی "ہمیں اُسی خدا نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے۔" اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی

تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔ تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے ربّ کے ساتھ کیا تھا، تمہیں لے ڈوبا اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے۔ اِس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانا ہو گی اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا۔ میں نے دیکھا کہ فرشتے اُنھیں گھسیٹتے ہوئے جہنم کے گڑھے کے پاس لے جا کر اُس میں پھینک رہے ہیں۔ جب بھی کسی کو جہنم میں پھینکا جاتا، وہ بہت ہی زور دار اور ہولناک طریقہ سے دھاڑتی، جیسے وہ سب کو نگل جائے گی۔ ہائے میرے مالک، ہائے میری بد بختی!! قرآن نے آیت(67:7) میں بتایا تھا کہ: جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہو گی، شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہو گی۔ ہائے ربّا معافی دے دے۔ انتہائی خوف کی وجہ سے میں نے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لیے تاکہ میں اپنی چیخوں کو دبا سکوں اور وہ کسی کو سنائی نہ دیں۔ میں نے چُھپنے کی جگہ ڈھونڈنا شروع کی۔ میدانِ محشر ہموار اور سخت پتھریلی جگہ تھی، اِس میں چھپنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، ہائے ربّا رحم۔ اِس دوران اچانک میرا نام پُکارا گیا، بھیڑ نے تقسیم ہو کر میرے لیے راستہ بنا دیا، ہائے میری بد قسمتی، ہائے کاش میں سب سے پوشیدہ ہو جاؤں، ہائے کاش میرا وجود نہ ہوتا، ہائے کاش میں نظر انداز کر دیا جاؤں۔ ہائے میری بد بختی، قرآن نے مجھے بتا دیا تھا، کسی کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور نہ کوئی اپنے کئے کی جزا سے بچ سکے گا، ہائے ربّا رحم۔ دو فرشتوں نے مجھے میرے بازوں سے پکڑا اور مجھے آگے کی طرف لے کر چل دیئے۔ میں ہجوم کے درمیان پشیمانی، خوف اور ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ چل رہا تھا۔ ہائے کاش زمین مجھے نگل لے، ہائے کاش میں نے اپنے ربّ کی نافرمانی نہ کی ہوتی۔ فرشتے مجھے وہاں لے آئے جہاں میرا میزان نصب تھا، اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ ہائے میری بد بختی، اللہ کے پاس میرا سارا ریکارڈ ہے، اور کچھ بھی اُس سے پوشیدہ نہیں۔ اُس نے قرآن میں ہمیں بتا دیا تھا: (اور ہمارے اس براہِ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔ پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ اور قیامت کے روز ہم **ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے** (ہائے میری بد بختی، عدل میں میں تو مارا جاؤں گا) ، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں (21:47)۔ ہائے صد افسوس، اب اللہ کی رحمت ہی مجھے بچا سکتی ہے (ہائے میرے مالک، میں پشیمان ہوں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں، میری معذرت قبول فرما لے، ہائے اللہ میں نے بہت دیر کر دی)۔ میرا سر شرم سے جھکا ہوا تھا، میں ذلیلوں میں سے ذلیل تریں تھا۔ میں نے اپنی زندگی کا محاسبہ شروع کیا، مجھے ایسا لگا جیسے میں فلم دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یاد آیا کہ نبیؐ نے کہا تھا کہ ہم سے، سب سے پہلے نماز کی پوچھ گچھ ہو گی، مجھے یاد آیا میں

نے اُن نمازوں کے لیے دنیا میں توبہ نہیں کی تھی جو مجھ سے چھوٹ گئی تھیں۔ اُسی وقت مجھے احساس ہو گیا کہ آج میں بہت بڑی مصیبت میں ہوں۔ میں نے اپنے اچھے اعمال یاد کرنے شروع کئے، کچھ حد تک میں لوگوں کے کام آتا تھا، میں نے مال کو دین اور غریبوں پر خرچ کیا تھا، میں مہمان نواز تھا۔ میں قرآن بھی پڑھتا تھا، لیکن اُس پر پوری طرح عمل نہیں کرتا تھا۔ میں پانچ وقت نماز پڑھتا تھا، لیکن وقت کا پابند نہیں تھا۔ میں نے لوگوں کو اسلام کی طرف لانے کے لیے کتابیں لکھیں تھیں، لیکن خود اُن پر پوری طرح عمل پیرا نہ تھا۔ رمضان آتا تھا، تاکہ ہمیں غریب کی بھوک کا اندازہ ہو اور ہم میں اُن کے لیے زیادہ ہمدردی پیدا ہو، لیکن مجھ میں زیادہ تبدیلی نہ آتی۔ عام طور پر میں دن میں دو وقت کھانا کھاتا ہوں، لیکن رمضان میں چار یا پانچ دفعہ۔ سحری میں دو کھانے کھاتا، ناشتہ اور دوپہر کا کھانا، افطاری پر دوپہر اور رات کا کھانا، اور ساری رات کھانا۔ وزن کم ہونے کی بجائے وزن بڑھ جاتا (اگرچہ سائنسی ریسرچ نے ثابت کیا تھا کہ اچھی صحت کے لیے تھوڑا کھانا اچھا ہے)۔ ہائے میرے مالک، میری خیرات کا ایک بہت بڑا حصہ دکھلاوے کے نذر ہو جاتا تھا۔ بیت اللہ کے حج، مجھ میں زیادہ تبدیلی نہیں لاسکئے۔ ہائے میری بد قسمتی، ہائے میری بد بختی، آج میں اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہوں اپنے اعمال کی جزا کے لیے۔ مجھے یاد آیا جبریلؑ نے نبیؐ کو جو کہا تھا: "اِس دنیا میں جیسے چاہو جیو، آخرت میں آپؐ کو اُس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا (ہائے میری بد بختی)"۔ ہائے کیا کروں، میرے اعمال بے وزن ہیں، اِس خوفناک دن کی جزا سے کہاں بھاگوں کہاں چھپوں؟ ہائے تھو ہے مجھ پر، قرآن نے مجھے بتایا تھا کہ اِس دن اللہ کے سوا نہ راہِ فرار ہے نہ ہی راہِ نجات۔ خوف سے میں نے دعا مانگنی شروع کر دی، اے اللہ، میں تیری ناراضگی سے تیری رضا میں پناہ مانگتا ہوں، میں تیری سزا سے تیری معافی میں پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہائے میری بد بختی، میں نے بہت دیر کر دی، ہائے اللہ، رحم، ہائے اللہ، رحم!! مجھے اپنی بربادی کا احساس ہو گیا تھا، ہائے صد افسوس، یہ میرے ہاتھوں کی کمائی تھی، میں اپنے علاوہ کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا تھا، اے اللہ، تیری رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور وہ میرے گناہوں سے بہت بہت بڑی ہے۔ اے اللہ، رحم فرما۔

جب میرا حساب کتاب شروع ہوا، میں نے اپنے کیس کی حجت پیش کرنی شروع کی: میں عام طور پر راہِ مستقیم پر تھا، میں لوگوں کی مدد کرتا تھا، میں اللہ کے دین کی تبلیغ کرتا تھا، نماز پڑھتا تھا، رمضان میں روزے رکھتا تھا۔ کوشش کرتا تھا جو اللہ نے کہا اُس پر عمل کروں، جس سے روکا اُس سے رُک جاوں۔ کبھی کبھی اللہ کی محبت میں آنسو بھی نکل کر چہرے سے نیچے گرتے۔ اس کے باوجود مجھے نبیؐ کی حدیث یاد آگئی جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہ ہو گا، حتیٰ کہ آپؐ بھی نہیں۔ میں خوف سے کانپ رہا تھا اور بُری طرح رو رہا تھا، میرے آنسو میرے چہرے سے ہوتے ہوئے میرے پسینہ کے تالاب میں گر رہے تھے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے مجھے بے انتہا پسینہ آرہا تھا جس کا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا، میرا سارا جسم کانپ رہا تھا، ہائے صد افسوس، ہائے کاش میرا وجود نہ ہوتا۔ مجھے علم تھا جو بھی میں نے زندگی میں اللہ کی عبادات کی ہیں وہ اُس کی شان

کے حساب سے بہت ہی حقیر ہیں، اور آج میری ساری امیدیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وابستہ تھیں۔ میری آنکھیں میزان پر مرکوز تھیں، اور میں حتمی فیصلہ کا انتظار کر رہا تھا۔ ہائے میری بد بختی، فیصلہ ہو گیا۔ دو فرشتے ایک کاغذ کے ساتھ میری طرف آئے۔ میری ٹانگیں جواب دے گئیں اور میں زمین پر گر پڑا۔ میں نے اپنی آنکھیں کبوتر کی طرح بند کر لیں کہ شاید میں اُس فیصلے سے بچ جاؤں، جو شاید میرے خلاف ہو۔ فرشتوں نے فیصلہ پڑھ کر سنایا، ہائے میری بد بخت روح، میرے لیے جہنم کا فیصلہ ہوا تھا۔ میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا، اے اللہ، میں نے کوشش کی لوگوں کی خدمت کرنے کی، تیرے دین کو کتابوں کے ذریعے پھیلانے کی۔ اے اللہ، مجھ پر رحم فرما، اے رحمان، اِس بد بخت پر رحم فرما۔ میری آنکھیں دھندلا گئیں، میرا جسم خوف اور پریشانی کی وجہ سے بُری طرح کانپ رہا تھا۔ اگر یہ فانی زندگی ہوتی، میرا دل سینے کو پھاڑ دیتا۔ ہائے کاش میں مر سکتا۔ ہائے صد افسوس، اِس دن کے بعد کبھی موت نہیں آنی، ہائے اللہ، رحم!! دو فرشتوں نے مجھے ٹانگوں سے پکڑا اور منہ کے بل جہنم کی آگ کی طرف گھسیٹنے لگے۔ میں بُری طرح رو رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ہے کوئی جو میری مدد کر سکے۔ ہائے اللہ، اِس بد بخت پر رحم فرما۔ مجھے یاد آیا قرآن نے بتایا تھا کہ اس دن کوئی رشتہ باقی نہ رہے گا۔ پھر جونہی صور پھونک دیا جائے گا، ان کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے (23:101، ہائے اللہ!!)۔ اور آیت (14:31) میں کہتا ہے: اے نبیؐ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کھلے اور چھپے (اللہ کی راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی (ہائے میری بد بختی)۔ ہراساں ہو کر میں بُری طرح رو کر کہہ رہا تھا، اے اللہ مجھے بچالے، اے اللہ، مجھے بچالے۔ ہر روح چلا رہی تھی،، اے اللہ مجھے بچالے، اے اللہ، مجھے بچالے، حتی کہ نبی بھی چلا رہے تھے، اے اللہ ہمیں بچالے، اے اللہ، ہمیں بچالے۔ قرآن نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اِس دہشت والے دن، ہر روح اپنی فکر کرے گی، ہائے اللہ، مجھ پر رحم فرما!! مجھے یہ بھی یاد آ گیا میں نے اپنی کتاب میں ایک حدیث لکھی تھی جس میں نبیؐ نے عائشہؓ کو بتایا تھا کہ تین ایسی جگہ ہیں جہاں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، اُن میں میدانِ محشر بھی تھا۔ ہائے میری بد نصیبی، مجھے یہ بھی یاد آیا کہ قرآن نے کہا تھا کہ اِس خوفناک دن: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی لدا ہوا نفس اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بار کا ایک ادنیٰ حصہ بھی بٹانے کے لیے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (35:18)۔ ہائے صد افسوس، مجھے علم تھا کہ اِس دن نہ والدین، نہ بہن بھائی، نہ بچے اور نہ کوئی اور مدد کر سکے گا، اور نہ کوئی گناہوں کا بار اُٹھا سکے گا۔ اِس دن تو کوئی اپنا ایک اچھا عمل بھی نہیں دے گا۔ مایوسی میں، کانپتی آواز کے ساتھ میں نے اپنے تمام نیک اعمالوں کو مدد کے لیے پکارنا شروع کیا، میری نمازیں، میرے روزے، میرا قرآن کا پڑھنا، میری خیرات وغیرہ، ہائے میری بد قسمتی، لیکن یہ بھی بے سود تھا۔ چونکہ فیصلہ ہو چکا تھا، فرشتے مجھے

گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے کر جاتے رہے۔وہ لمحہ بہ لمحہ مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے قریب کر رہے تھے،اور گرمی کی حدت بہت تیزی سے بڑھ رہی تھی،اور اب ناقابلِ برداشت تھی۔ میں نے پیچھے دیکھا،مجھے نبیؐ کی بات یاد آگئی،"کتنا صاف ہوگا وہ شخص جو پانچ وقت دریا میں نہائے،اسی طرح،جو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے گناہوں سے صاف ہوگا،اے میری نماز،اے میری نماز،اے میری نماز کہاں ہو،براہِ کرم،براہِ مہربانی سامنے آؤ،آج مجھے اللہ کے سامنے تمہاری شفاعت کی ضرورت ہے،میرا کیس لڑو اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ مگر بے سود۔ دونوں فرشتے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے گڑھے کے پاس لے گئے۔ جہنم کی گرمی سے میرا سارا جسم جلنے لگ گیا،جب سارا ماس جل گیا،تو دوبارہ اُگ گیا۔ مجھے قرآن کی آیت(4:56) یاد آگئی جس میں اللہ نے فرمایا تھا: اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں۔ جلنے کی سڑن ناقابلِ برداشت تھی؛اگر فانی دنیا ہوتی یہ مجھے مار ڈالتی۔ ہائے اللہ،ہائے رحیم ربّا،اِس بدبخت پر رحم فرما۔ ہائے مالک،دنیا میں تیری نعمتوں کی وجہ سے میں اتنا نازک بن گیا تھا کہ گرمیوں کی گرمی اور سردیوں کی سردی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ ہائے مالک رحم کر دے،برائے مہربانی،برائے مہربانی اِس قابلِ نفرت روح پر رحم فرما دے۔ میں ناامید ہو گیا تھا اور اپنی نااُمیدی میں میں نے آخری بار پیچھے دیکھا!! مجھے جہنم میں دھکیل دیا گیا۔ میں نیچے گر رہا تھا کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر اُوپر کھینچ لیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھا کر پوچھا"کون ہو تم"؟ شفاعتی کہنے لگا میں تمہاری نماز ہوں۔ شکر گزاری کے آنسوؤں کے ساتھ میں نے اُس سے پوچھا،اُس نے اتنی دیر کیوں کر دی،میں تقریباً جہنم کے گڑھے میں گر گیا تھا،تم نے مجھے آخری لمحہ میں کیوں بچایا؟ نماز مسکرا کر کہنے لگی،"کیا تم بھول گئے تم مجھ آخری لمحوں میں ادا کرتے تھے"۔اے اللہ،یہ نماز کو آخری لمحوں میں پڑھنے کے لیے ہے،کیا ہوتا اگر میں نماز نہ پڑھنے والوں میں سے ہوتا۔ یہ سوچ کر ہی میرا دم گھٹنے لگا اور سارے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی،اور میں چیخ مار کر خواب سے اُٹھ گیا،میں زور زور سے اللہ کو پکار رہا تھا،اے اللہ،تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے،یہ کہتے ہوئے میں سجدہ میں گر گیا،اور پکارتا رہا: اے اللہ،تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے،اے اللہ،تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے....۔جب میرے خوف کی کیفیت ذرا کم ہوئی،میں سجدہ سے اُٹھا،اُس وقت مجھے احساس ہوا،میرا سارا جسم کانپ رہا تھا،اور اُس کی وجہ سے میرا پلنگ بھی ہل رہا تھا،اگرچہ سردی کا موسم تھا میں پسینے سے شرابور تھا۔ میری سانس اُکھڑی ہوئی تھی اور اُس میں سے دبی دبی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اے اللہ،میں نے اپنے اُوپر بہت ظلم کیا ہے،مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ،میں ندامت کے آنسوں کے ساتھ تیری طرف رجوع کر رہا ہوں،مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ،تو نے کہا تھا کہ تیری رحمت سے نااُمید نہ ہونا،میرے مالک تیری رحمت ہی میرا آسرا ہے۔ اے اللہ،میری توبہ کو قبول فرما لے اور مجھے اپنی دائمی جنت کا باسی بنا۔ اے اللہ،میں تجھے اپنا ربّ مان کر راضی ہوں،اے سوہنے ربّا تو مجھے معاف کر کے راضی

کر دے۔ آدھے گھنٹے کے بعد جب میری طبیعت کچھ سنبھلی، اُس وقت مجھے پھر وہ حدیث یاد آئی کہ اگر ہماری نماز صحیح ہو گئی تو باقی اعمال بھی صحیح ہونگے۔ اُس وقت مجھے نمازِ فجر کی آواز آئی۔ کانپتے قدموں اور پھولی سانس کے ساتھ میں وضو کرنے کے لیے چل پڑا۔ نماز ادا کرنے کے بعد بھی میں کانپ رہا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی، میں دوبارہ سجدہ میں گر پڑا اور دعا کرنی شروع کر دی، اے اللہ، مجھے پتا ہے کہ میری نمازیں بیکار ہیں، اور اگر مجھے کہا جائے کہ اِس کے نمبر لگاؤ، اللہ کی قسم بیکار اور بے وزن ہیں، اور اگر کوئی اور نمبر لگائے تو منفی نمبر لگائے گا۔ اے میرے محبوبِ حقیقی اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، تو اپنی رحمت کے حساب سے مجھے نمبر لگا دے۔ پھر میں نے عاجزی سے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا کی۔ پھر میں نے دعا کی، اے اللہ، میرے دل میں اپنا خوف بھر دے کہ جیسے نماز میں میں تجھے دیکھ رہا ہوں، مجھے اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق دے، اور مجھے اپنے عذاب سے بچالے۔ اے اللہ، میرے دل کو اپنی محبت سے بھر دے کہ میں تجھے دل و جان سے پیار کروں، اور اپنی حتٰی الوسع کوشش سے تجھے راضی کروں۔ اے اللہ، میری اُن نمازوں کو معاف فرما جو مجھ سے چھوٹ گئیں، اور میری اُن نمازوں کو قبول فرما جو میں نے ادا کئیں، اور مجھے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔ اے اللہ میرے سارے گناہ معاف کر دے، بڑے بھی اور چھوٹے بھی، پہلے والے بھی اور بعد کے بھی، جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں۔ اے اللہ تیرے آگے میں جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیا ہے، اور تجھ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا گوشت، میرا خون، میرا مغز اور میری ساری قوتیں ربِّ کائنات تیرے آگے عاجزی سے جھکی ہوئی ہیں۔ اے اللہ مجھ سے راضی ہو جا اور مجھے موت کی سختی، قبر کی سزا، اور محشر اور جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے اللہ، رحم فرما مجھ پر اور روزِ محشر مجھے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دینا۔ آمین! سجدہ سے اُٹھ کر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھے اپنی کوتاہیوں کا احساس دلایا۔ اے مسلمانو! نماز پڑھو، اس سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھائی جائے۔ اللہ کی مدد حاصل کرو نماز اور صبر کے ساتھ۔ قرآن میں اللہ کہتا ہے: صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے، مگر اُن فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے (2:45)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کے مراحل

لوگوں کو دین کی طرف بلانے کے علاوہ، اِس کتاب کو لکھنے کی جو اہم وجہ ہے، وہ ہے نماز کی سمجھ دینا۔ نماز کی اہمیت کی وجہ سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ آیت (2:43) میں کہتے ہیں: نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُنکے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا، یہ اللہ کا حکم ہے۔ اس سے پہلے کہ میں نماز پر لکھنا شروع کروں، میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، میری کتاب کا مقصد نماز پڑھنے کا طریقہ بتانا نہیں (کیونکہ بہت سے طریقے ہیں)، بلکہ نماز میں ہم کیا پڑھتے ہیں اُس کی سمجھ دینا مقصود ہے۔ ہم نے نماز کو بغیر سمجھے ایک رٹی ہوئی رسم بنالیا ہے، جبکہ نماز کا مقصد اپنے محبوب ربّ کے عظیم دربار میں کھڑے ہو کر اُس سے ہم کلام ہونا، اُس کی تعریف کرنا، اُس سے برکتیں مانگنا، اور اُس سے معافی کی درخواست کرنا ہے۔ اسی لیے سورۃ نساء، آیت (4:43) میں اللہ کہتا ہے: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اُس وقت تک نہیں پڑھنی چاہیے **جب تک تم نہ جانو کہ کیا کہہ رہے ہو**۔ اللہ تعالیٰ نے نشے میں ہمیں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا، کیونکہ ہمیں پتا نہیں چلے گا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ بدقسمتی سے، آج، ہم میں سے اکثر نشے میں نہیں ہوتے، لیکن ہم نہیں جانتے کہ ہم اللہ سے کیا کہہ رہے ہیں۔ اُس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمیں نماز عربی زبان میں ادا کرنا پڑتی ہے (یہ کوئی عذر نہیں ہے، اِس کا مقصد اصل عبارت کو ہمارے دماغوں میں محفوظ کرنا تاکہ کوئی اِس کا غلط استعمال نہ کرسکے)، اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: (اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو (29:45)۔ مندرجہ بالا آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ نماز شرمناک اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ یہاں میں آسٹریلیا کے ایک سکالر مسٹر محمد ہوبلوس کی باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گا، جو کہتے ہیں کہ جب کوئی اُنھیں کہتا ہے کہ وہ چور ہے، تو وہ اُسے نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی اُنھیں کہتا ہے کہ وہ زانی ہے، تب بھی وہ اُسے نماز پڑھنے کو کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کیوں؟ کیونکہ مندرجہ بالا آیت کہتی ہے نماز ہمیں شرمناک اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ دوسری طرف، ہم دیکھتے ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے کے باوجود، یہ ہمارے طرزِ عمل اور رویوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ، نماز ہم پر اثر انداز اُسی وقت ہوسکتی ہے جب ہمیں پتہ ہو کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ اُس وقت ہو گا جب ہماری نماز ہمیں اپنے ربّ کی موجودگی کا احساس دلائے گی، جب ہماری نماز ہمیں یہ احساس دلائے گی کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، تب یہ ہم پر اثر کرے گی، اور ہمیں غیر اخلاقی اور بُرے کاموں سے روکے گی۔ نماز میں توجہ مرکوز کرنے کے لیے ہمیں سمجھ کر الفاظ ادا کرنے چاہئیں، اور اِس کے لیے ہمیں عربی، یاکم از کم اُس کے معنی

ضرور سیکھنے چاہئیں۔ میری کتاب کا مقصد نماز میں جو ہم پڑھتے ہیں ،اُس کو سمجھانا مقصود ہے تاکہ نماز ہمارے کردار پر اپنااثر چھوڑ جائے۔ میں نماز کے بہت سے اذکار بیان کرونگا (دعائیں اور اللہ کے ذکر)، اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے احکامات کی محبت ڈال دے۔ آمین۔ میری وضاحت تین رنگوں میں ہوں گی۔ سرخ رنگ اُس وقت میرے جذبات کو بیان کر رہے ہوں گے، جبکہ سیاہ رنگ اصل ترجمہ کو، اور نیلا اللہ تعالیٰ کے جواب جس کا حدیث میں ذکر ہے، یا قرآن کریم یا حدیث کی آیات کے ترجمہ کے لیے۔

سب سے پہلے، نماز میں ہم کیا پڑھتے ہیں اُس کی وضاحت کرونگا، پھر میں نماز کی اہمیت پر بات کروں گا۔ اِس کی وجہ یہ ہے، کہ جب ہم سمجھ جائیں گے کہ ہم ربِّ کائنات سے کیا کہہ رہے ہیں، تو ہمیں نماز کی اہمیت سمجھ میں آجائے گی۔ چونکہ نماز اذان سے شروع ہوتی ہے، لہٰذا میں اذان سے آغاز کروں گا۔ اس میں ہم کیا کہتے ہیں اور اِس کا مقصد کیا ہے، اور اذان کے بعد ہم کیا دعا مانگتے ہیں ۔اذان ربِّ کائنات کے حضور اُس کی عدالت میں حاضر ہونے کا بلاوا ہے۔ موذن چار دفعہ آواز لگاتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اللّٰہُ أَكْبَرُ، ہمارے دلوں میں اُس کی عظمت کو سرایت کرنے کے لئے (اے اللہ، تو لامحدود ہے لامحدود اختیارات اور عظمت کے ساتھ، جبکہ مخلوق محدود ہے محدود اختیارات کے ساتھ)، تاکہ ہم کائنات کے ربّ کے سامنے کھڑے ہو سکیں، جو یکتا اور منفرد ہے۔(اے اللہ، تو اپنی مخلوق سے مشابہ نہیں، اور نہ تو مادہ، وقت اور جگہ کا پابند ہے، جب کہ ہم وقت، مادہ اور جگہ کے پابند ہیں)۔ اِس کے بعد ہم دو دفعہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (داتا، حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں۔أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ۔ (اے اللہ، تو واحد اور یکتا ہے جس سے ہم مدد اور رزق مانگتے ہیں، اور ہم مشرکوں میں سے نہیں۔) یہ اِس لیے تاکہ ہم اُس کی عدالت میں کھڑے ہونے سے پہلے اپنے مشرکانہ عقائد سے چھٹکارہ حاصل کر لیں۔ اِس کے بعد ہم دو دفعہ گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (اے میرے پیارے نبیؐ، آپؐ پر کروڑوں درود و سلام، اے اللہ! نبیؐ کی محبت ہمارے دلوں میں اتنی پختہ کر دے کہ آپؐ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ آمین) تاکہ ہم آپؐ اطاعت محبت اور فرمابرداری کے ساتھ کریں، عبادت نہیں۔ پھر موٗذن دو دفعہ کہتا ہے، نماز کے لیے جلدی سے آؤ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، پھر دو دفعہ کہتا ہے اپنی فلاح کے لیے جلدی سے آؤ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ہم جواب دیتے ہیں، اے اللہ، ہم تیری رحمت اور اذن کے بغیر نہیں آسکتے تھے، کیونکہ کوئی طاقت نہیں اللہ کے سوا۔ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ (اے اللہ، ہمارے لیے حکم صادر فرما کہ ہم عاجزی اور تیری محبت کے ساتھ تیرے دربار میں باقاعدگی سے حاضر ہوں) موٗذن پھر دو دفعہ آواز لگاتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود (داتا، حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں پر ختم کرتا ہے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (اے اللہ، ہماری نمازوں میں وہ خشوع ڈال کہ ہم محسوس کریں کہ ہم تیرے سے علیحدگی میں

مل رہے ہیں، تاکہ ہمارا تجھ پر یہ عقیدہ مضبوط ہو جائے، کہ اے مالک، ہمارا تیرے علاوہ کوئی داتا، حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہے)۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے، کہ نبیؐ نے فرمایا: جب مؤذن (اللهُ أَكْبَرُ ،اللهُ أَكْبَرُ) کہتا ہے تو تم بھی وہی دہراؤ جو مؤذن نے کہا؛ پھر مؤذن کہتا ہے (أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی رب (حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں۔ تم بھی وہی دہراؤ جو مؤذن نے کہا؛ پھر مؤذن کہتا ہے (أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ) میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ تو تم بھی وہی دہراؤ جو مؤذن نے کہا؛ جب مؤذن کہتا ہے (حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ) اور (حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ) تو تم کہو (لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) کوئی طاقت نہیں اللہ کے سوا، یعنی اللہ کی رحمت کے بغیر میں نماز کے لیے نہیں آسکتا تھا (اللہ کی رحمت کے بغیر، شیطان مردود نے آنے نہیں دینا تھا)۔ پھر مؤذن کہتا ہے (اللهُ أَكْبَرُ ،اللهُ أَكْبَرُ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ تم بھی وہی دہراؤ جو مؤذن نے کہا؛ جب مؤذن کہتا ہے (لَا إِلٰه إِلَّا الله) اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں۔ تم بھی وہی دہراؤ جو مؤذن نے کہا؛ اگر دل سے کہا تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ مسلم 385۔

اذان کے بعد، ہم مندرجہ ذیل دعا مانگتے ہیں:

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا، جو کوئی اذان (ربّ کے دربار میں حاضر ہونے کی صدا) سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا، یومِ جزا میری شفاعت اُس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

(اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرما۔)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ (اللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَانِ الَّذِى وَعَدْتَهُ) حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه البخاري، باب الدعاء عند النداء، ح/ 614)

کچھ لوگ اُوپر دی گئی دعا میں وسیلہ کے مقام کو غلطی سے وسیلہ کے طور پر لے لیتے ہیں، جو غلط ہے۔ تو پھر مقامِ وسیلہ کیا ہے؟ اگلی حدیث اِس کی وضاحت کرتی ہے۔ "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اُسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ پس جو شخص بھی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔"

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ. مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلی علی النبی ثم یسأل اللہ له الوسیلة، رقم: 384

اذان کے بعد ہم وضو کرتے ہیں، یعنی ہاتھ دھونا، کلی کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، چہرہ دھونا، کُھنیوں تک ہاتھ دھونے دائیں سے شروع کرنا، گیلے ہاتھ سر، کان اور گردن پر پھیرنا، اور آخر میں پیر ٹخنوں تک دھونا۔ پھر ہم کہتے ہیں، "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (داتا، حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں، اور محمدؐ اللہ کے بندے اور نبی ہیں، اے اللہ مجھے اُن میں سے بنا جو توبہ کرتے ہیں اور پاک رہتے ہیں۔

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ وضو کیسے کرنا ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو، بس اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو (5:6)۔ وضو کرنے کے بعد دو نفل تحیتہ الوضو کے پڑھتے ہیں، جو پڑھنا احسن ہے۔ نیچے دی گئی حدیث اس کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ اے اللہ، ہمیں اُن میں سے بنا جو دو رکعت تحیتہ الوضو پڑھتے ہیں۔ آمین!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے بلال، میرے سامنے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا اور جس پر تجھے ثواب کی بہت زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے اپنے آگے جنت میں تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔" سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت زیادہ امید ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب بھی وضو کیا تو وضو کے ساتھ جس قدر نفل نماز میرے مقدر میں تھی، ضرور پڑھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. صحیح البخاری، التہجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار۔۔۔۔، حدیث: 1149،

اُوپر کی تینوں روایتوں کو جمع کرنے سے ہم اخذ کرتے ہیں، کہ ہمیں اذان کا جواب دینا چاہیے، پھر نبیؐ پر درود بھیجنا چاہیے، اور پھر اُوپر دی گئی دعا پڑھنی چاہیے۔ ایک اور مسلم کی حدیث میں نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اور ہمیں اُبھارا کہ ہم مندرجہ ذیل گواہی دیں: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (داتا، حاجت روا اور مشکل کشا) نہیں، وہ یکتا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کو اپنا ربّ مان کر (تو میری ساری عبادت، منّتوں خیرات و صدقات کا حقدار ہے)، میں راضی ہوں محمدؐ کو اللہ کا نبیؐ اور اپنا رہبر مان کر (میں مانتا ہوں کہ آپؐ میرے لیے سب سے اعلیٰ رول ماڈل ہیں) اور میں راضی ہوں اسلام کو اپنا دین مان کر (میں مانتا ہوں کہ یہ بہترین طریقہ حیات ہے)۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا۔

اِس کے بعد نماز پڑھنے کے لیے ہم مسجد جاتے ہیں، جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو یہ پڑھتے ہیں: عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ نبیؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھتے: میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو انتہائی عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کے سلطان قدیم کی پناہ لیتا ہوں۔ اللہ کے بابرکت نام سے درود و سلام رسول اللہ پر، اے اللہ، اپنی رحمت کے دروازے کھول دے میرے لیے۔

أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ. اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ایک اور حدیث میں حیوہ بن شریح کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور ان سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی سند سے نبیؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے: میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو انتہائی عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس سلطان قدیم کی پناہ لیتا ہوں۔" انہوں نے کہا کہ انسان جب یہ کہتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ سنن ابو داؤد حدیث466

عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . قَالَ أَقَطُّ قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

الصحیح لمسلم: 1651

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اذان او اقامہ کے درمیان (نماز شروع ہونے سے پہلے) کوئی دعا رد نہیں ہوتی، لہٰذا زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگو۔(ترمذی 212، ابوداود 437، احمد 12174)

حضرت ابو اسیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یوں کہے: اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروزے کھول دے۔ اور جب وہ مسجد سے نکلے تو یوں کہے: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِي أَسَيْدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ المَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوابَ رَحْمَتِكَ. وإذا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. الصحيح لمسلم: 1651

جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو دو رکعت نفل تحیۃ المسجد کے پڑھتے ہیں۔ ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: "جب بھی تم مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو" (الموطا، حدیث 9۔60)۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور بیٹھ گیا، جبکہ نبیؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ نبیؐ نے اُس شخص سے پوچھا، "تم نے نماز پڑھی (دو رکعت)"؟ اُس آدمی نے جواب دیا نہیں۔ نبیؐ نے کہا، "اُٹھو اور دو رکعت پڑھو (تحیۃ المسجد)"۔(صحیح بخاری، حدیث 2۔52)

میں تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کے نفل پڑھنے کا آگے چل کر ایک بہت آسان طریقہ بتاؤں گا، لیکن اُس سے پہلے دو حدیثوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ عبداللہ بن عُمر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیؐ سے رات کی نماز کا پوچھا، نبیؐ نے اُس سے کہا کہ رات کی نمازیں دو دو رکعت ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، (سنن ابوداود، کتاب تہجد، ح 1326)

آگے بڑھنے سے پہلے میں ایک اور ضروری چیز واضح کر دوں، سنتیں بھی نفل نمازیں کہلواتی ہیں، ہم اُنھیں سنت نماز اِس لیے کہتے ہیں کیونکہ نبیؐ ان کو باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ اختلاف اِس میں ہے، امام شافعی کے مطابق نفل نمازوں کو چاہے دن ہو یا رات دو دو میں پڑھنا ضروری ہے، جبکہ باقی ائمہ اِسے افضل سمجھتے ہیں، لیکن چار سنتیں پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ امام شافعی کا استدلال اِس حدیث پر مبنی ہے جو کہتی ہے، "صلاۃ اللیل والنھار مثنی مثنی" دن اور رات کے نفل دو دو میں پڑھو۔ اِس کے بہت سے فائدے ہیں، جیسے زیادہ درود کا پڑھا جانا وغیرہ۔ (سنن ابوداود، کتاب الصلاۃ، ح 1326)

یہاں میں اپنے مسلمان بھائیوں کی رہنمائی کرنا چاہوں گا، تاکہ وہ دو رکعت میں دو، تین یا زیادہ نیتیں کر کے ساری نیتوں کا پورا اجر حاصل کر سکیں۔ اُوپر دی گئی حدیث کی رو سے دو دو رکعت چار سے زیادہ افضل ہیں۔ اِس پر اتفاق ہے وہ نوافل نمازیں جن کا وقت مقرر نہیں، اُنھیں دوسرے نفلوں یا سنتوں کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی

ہمیں اجازت ہے کہ ہم کسی نماز میں ایک سے زیادہ نیتیں کرلیں۔ اگر ہم دو تحیتہ الوضو، دو تحیتہ المسجد اور دو سنت کی نیت کر کے جب نماز پڑھیں گے تو ہمیں اللہ چھ رکعت کا ثواب دے گا۔ سبحان اللہ! جب سے مجھے پتہ چلا ہے میں تو دو تحیتہ الوضو، دو تحیتہ المسجد، دو نفل توبہ کے (کیونکہ میں گنہگار ہوں)، دو نفل حاجت (میں اللہ کا بھکاری ہوں)، دو نفل شکرانہ کے (اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے) اور دو سنت کی نیت کر کے نماز پڑھتا ہوں۔ ان شااللہ، اللہ مجھے بارہ رکعتوں کا ثواب دے گا۔ اللہ کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ محض مغرب کی نماز میں ہم دو رکعت زائد پڑھیں گے، کیونکہ فرض نماز سے پہلے کوئی سنتیں نہیں ہیں۔ یہ ہے ہمارا رحیم ربّ جو اپنے بندوں کو دینے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ کچھ نمازیں جن کو جوڑ کر پڑھا جا سکتا ہے مندرجہ ذیل ہیں: ہاں ان کو آپس میں اور دوسروں کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔

1) تحیتہ الوضو
2) تحیتہ المسجد
3) نماز الحاجہ (حاجت)
4) نماز التوبہ
5) سفر شروع کرنے کے نفل
6) سفر سے واپسی کے نفل
7) احرام کے نفل
8) طواف کے نفل وغیرہ

خوش ہو جاؤ مسلمانو، اللہ نے ثواب کمانا آسان کر دیا ہے۔ سبحان اللہ، اے اللہ، بیشک تیری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ہم کیا پڑھتے ہیں

اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں، اِس کا عنوان موضوع کی وضاحت کر رہا ہے۔ اِس کا مقصد نماز میں جو ہم پڑھتے ہیں اُس کی سمجھ دینا ہے۔ جامع نماز کو واضح کرنے کے لیے میں فرض کروں گا کہ میں تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں، قبلہ رو ہو کر ہم کہتے ہیں: میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور میں ہر گز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (اے اللہ، میری والہانہ وابستگی، نذر و نیاز سب تیرے لیے ہیں، یہ نہ کسی ولی، نہ پیر اور نہ ہی تیری کسی مخلوق کے لیے ہیں)۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ(6:79)

اور پھر کہتے ہیں: اللہ سب سے بڑا ہے (اپنی کل تخلیق سے بڑا) (اللّٰهُ أَكْبَرُ) اور پھر اپنے ہاتھوں کو کان تک بلند کر کے سینہ پر باندھ لیتے ہیں، اور پڑھتے ہیں: اے اللہ، میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے، اے اللہ، مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ، میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔ (اے

میرے محبوبِ حقیقی، اگر یہ انسانی بادشاہ کی عدالت ہوتی، تو شاید میں اُس سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوتا، لیکن تیرے دربار میں تجھ سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ تو کتنا کامل اور رحیم ربّ ہے)۔

أَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ أَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ أَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. (بخاری، 744)

ہم الگ سے یا ملا کر یہ بھی پڑھ سکتے ہیں: میں نے تو اپنا رخ بالکل یک سو ہو کر اس ہستی کی طرف کر لیا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز مشرکوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز اور میری قربانی، میرا جینا اور مرنا، سب اللہ پروردگار عالم کے لیے ہے (کسی ولی، پیر وغیرہ کے لیے نہیں) اُس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (اے اللہ، چونکہ تو سارے جہانوں کا بادشاہ ہے، میری والہانہ وابستگی، نذر و نیاز سب تیرے لیے ہیں، یہ نہ کسی ولی، نہ پیر اور نہ ہی تیری کسی مخلوق کے لیے ہیں)۔ اے اللہ، تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم ڈھایا ہے اور اب اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو میرے سب گناہ بخش دے، اس میں شبہ نہیں کہ گناہوں کو تو ہی بخشتا ہے (اے اللہ، تو نے کہا تھا کہ تیری رحمت سے مایوس نہ ہونا، مجھے معاف کر دے)، اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما، ان کی ہدایت بھی تو ہی دیتا ہے، اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے، ان کو دور بھی مجھ سے تو ہی کرے گا، میں حاضر ہوں، پروردگار، تیرا حکم بجالانے کے لیے پوری طرح تیار ہوں (اے اللہ، میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا، مجھے اپنا عاجز غلام کے طور پر قبول کر لے)، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے، میں تیری قوت سے قائم ہوں اور مجھے لوٹنا بھی تیری ہی طرف ہے، تو برکت والا ہے، بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّیْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِیْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. (مسلم، 1812)

ہم الگ سے یا ملا کر یہ بھی پڑھ سکتے ہیں: (اے اللہ، تو ہر کمی کوتاہی سے پاک ہے) اے اللہ، تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ ہے اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. (ابوداؤد، 776)

نبیؐ نے فرمایا:"وہ کوئی رکعت نہیں جس میں کتاب کی پہلی سورۃ نہ پڑھی جائے،یعنی سورۃ فاتحہ" (بخاری714)

جب ہم پڑھتے ہیں: اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (اے اللہ، میری ساری تعریفیں تیرے لیے ہیں) ساری تعریفیں ربّ العالمین کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز (سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، جب بندہ (الحمدلله رب العالمین) ساری تعریفیں اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہیں کہتا ہے، تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب بندہ: (الرحمن الرحیم) جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے کہتا ہے، تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی اور جب بندہ (مالك یوم الدین) جو روزِ جزا کا مالک ہے کہتا ہے (اے اللہ، میری عقیدتیں، میری عبادات اور میری دعائیں ساری تیرے لیے ہیں، نہ کسی ولی کے لیے، نہ ہی کسی پیر کے لیے اور نہ تیرے کسی مخلوق کے لیے)، تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری عظمت وشان بیان کی۔ اور جب بندہ (إیاك نعبد وإیاك نستعین) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں کہتا ہے، تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو اس نے مانگا، اور جب بندہ کہتا ہے: (إهدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین) ہمیں سیدھا راستہ دیکھا، اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں کہتا ہے، تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو اس نے مانگا۔ (شکریہ اللہ، ہمیں بتانے کے لیے کہ ہم کیا مانگیں، یعنی قرآن کی سمجھ)۔

حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"قال الله تعالیٰ: قسمت الصلاۃ بینی وبین عبدی نصفین، ولعبدی ماسأل، فإذا قال العبد: الحمدلله رب العالمین، قال الله تعالیٰ: حمدنی عبدی، وإذا قال: الرحمن الرحیم، قال الله تعالیٰ: أثنیٰ علی عبدی، وإذا قال: مالك یوم الدین . قال: مجدنی عبدی گ، فإذا قال: إیاك نعبد وإیاك نستعین . قال: هذا بینی وبین عبدی، ولعبدی ما سأل . فإذا قال: إهدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین . قال: هٰذا لعبدی، ولعبدی ما سأل . (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ فاتحه الکتاب، ص،203، دار احیاء التراث)

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے، نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ . إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ . صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ .

یہاں میں اپنے قاری کو ایک چیز بتانا چاہوں گا کہ نبیؐ جب کوئی خوشخبری کی آیت پڑھتے، تو دعا کرتے اے اللہ، مجھے اُن میں سے بنا، اور جب کسی آیت میں سزا کا ذکر ہوتا تو اللہ سے پناہ مانگتے تھے۔(سنن ابو داود، کتاب صلاۃ، ح873)

پھر ہم پڑھتے ہیں:

کہو وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔(112:1-4) (اے اللہ، صرف تو کون و مکان اور وقت سے آزاد ہے، جبکہ باقی سب کون و مکان اور وقت کے پابند ہیں)

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ . اللهُ الصَّمَدُ . لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ . وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ .

یا

وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور اُن ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا، اُس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مدد گار ہے اور نہ کوئی اُس کے آگے سفارش کرنے والا، پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے۔(32:4) (اے اللہ، تو میری براہِ راست سنتا ہے، مجھے تیرے علاوہ کسی وسیلہ یا شفاعت کی ضرورت نہیں)

اللهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

یا

تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے، جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ اُن پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی (اس حالت میں کہ وہ) اُونچے اُونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)(104:1-9) (اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرا ناشکرا، اور کنجوس بنوں)

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ . الَّذِى جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ . يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ . كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ . وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ . نَارُ اللهِ الْمُوقَدَةُ . الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ . إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ . فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ

یا

(اے نبی) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے **شکریہ اللہ، مجھے بھی اُن میں شامل کر دے جنہیں تو معاف کرے گا)**۔ پلٹ آؤ اپنے ربّ کی طرف اور مطیع بن جاؤ اس کے، قبل اس کے تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے **(اے مالک، میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کیا)**۔ اور پیروی اختیار کر لو اپنے ربّ کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو **(ان شاء اللہ میں پیروی کرونگا)**۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے: افسوس میری اُس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا، بلکہ میں تو الٹا مذاق اُڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا کہے کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔ یا عذاب دیکھ کر کہے: کاش مجھے ایک موقع مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں **(اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اُن کی طرح ہوں، اے اللہ مجھے معاف کردے)**۔ (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے گا کہ) کیوں نہیں، میری آیات تیرے پاس آچکی تھیں، پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ آج جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے **(اے اللہ مجھے معاف کر دے)**؟ (39:53-60)

قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ . وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ . أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَاحَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ . أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ . أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ . بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ . وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ .

یا

اے نبی ﷺ، کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے ربّ کی ملاقات کا امیدوار ہو اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے ربّ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔ **(اے اللہ، تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، تو ہی اِس قابل ہے کہ تو ہمارا وسیلہ اور شفاعتی ہو)**

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۔

یا

عظیم حادثہ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اُون کی طرح ہوں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے، وہ دل پسند عیش میں ہو گا (اے اللہ، مجھے اُن میں سے بنا)؛ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اُس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ چیز کیا ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ (101:1-11) (اے اللہ، مجھے بخش دے)۔

الْقَارِعَةُ . مَا الْقَارِعَةُ . وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ . يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ . وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ . فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ . فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ . وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ . فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ . وَمَا أَدْرَاكَ مَاهِيَهْ . نَارٌ حَامِيَةٌ .

یا

ان میں سے ایک کہے گا: دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا، کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزاو سزا دی جائے گی؟ اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟ یہ کہہ کر جو نہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اُس کو دیکھ لے گا اور سے خطاب کر کے کہے گا: خدا کی قسم، تُو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔ میرے ربّ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں (37:51-57) (اے اللہ، مجھے اُس سے دور کر دے)۔

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ. يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ. أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ. قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ. فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ. قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ . وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ۔

یا

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، اُن سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں، پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم لوگ اُلٹے پائوں پھر جائو گے؟ یاد رکھو، جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا، البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا (3:144)۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ ‌ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡــًٔا ‌ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ۔

یا

تم نے دیکھا اُس شخص کو جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے (اے اللہ، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اُن میں سے ہوں، اے اللہ، مجھے معاف کر دے)؟ وہی تو ہے تو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا۔ پھر تباہی ہے اُن نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں (107:1-7) (اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کنجوس بنوں یا اُن کی طرح ہوں، اے اللہ، مجھے بخش دے)۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ . فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ . وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ . فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ . الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ . الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ . وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ .

یا

جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی، اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی، اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے (اے اللہ، مجھے معاف کر دے)؟ اُس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی کیونکہ تیرے ربّ نے اُسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہو گا۔ اُس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تاکہ اُن کے اعمال اُن کو دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (99:1-8) (اے اللہ، مجھے معاف کر دے)۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا . وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا . وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا . يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا . بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا . يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ . فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ . وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ .

یا

اِن سے کہو، پکار دیکھو اُن معبودوں کو جن کو تم خدا کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے ہو، وہ کسی تکلیف کو تم سے نہ ہٹا سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے ربّ کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اُس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اُس کے عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے ربّ کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق (17:56-57) (اے اللہ، میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کیا، تو ہی میرا وسیلہ اور شفاعت ہے، مجھے عذابِ جہنم سے بچا لے)۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا . أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا .

یا

میں نے کہا: اپنے ربّ سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمھیں مال اوراولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ تمھیں کیاہو گیا ہے کہ اللہ کے لیے تم کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے؟ حالانکہ اس نے طرح طرح سے تمھیں بنایاہے(71:10-14)(اے اللہ، میں تجھ سے اپنے سارے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، اے اللہ، مجھے معاف کر دے)۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا . وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا. مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا . وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا.

یا

خبر دار، دینِ خالص اللہ کا حق ہے۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے اُس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں (اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اُن جیسا ہوں، اے اللہ، مجھے معاف کر دے)، اللہ یقیناً اُن کے درمیان اُن تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو (اے اللہ، تو ہی میرا مالک ہے، میں تیرے علاوہ کسی کے آگے نہ ہی جُھکتا ہوں اور نہ ہی کسی کو سجدہ کرتا ہوں)۔

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ.(39:3)

یا

اللہ کافروں کے معاملہ میں نوح اور لوط کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے۔ وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں، مگر انہوں نے اپنے اُن شوہروں سے خیانت کی (دین میں)۔ اور وہ اللہ کے مقابلہ میں اُن کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلے جاؤ (اے اللہ، میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اُن جیسا بنوں، اے اللہ، مجھے معاف کر دے)۔ اور اہلِ ایمان کے معاملہ میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جب کہ اس نے دعا کی: اے میرے ربّ میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے (66:10-11)(اے اللہ، مجھے اُن میں سے بنا جن کو تو معاف کرے گا)۔

ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ . وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .

یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبی، ان سے کہو کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور وہ بالاوبرتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں (10:18) (اے اللہ، تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، تو ہی اِس قابل ہے کہ تو ہمارا وسیلہ اور شفاعتی ہو)۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ.

کیا اس خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو کیا وہ شفاعت کریں گے خواہ اُن کے اختیار میں کچھ نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟ کہو، شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں، اور جب اُس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے کھِل جاتے ہیں (39:43-45) (اے اللہ، تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، تو ہی اِس قابل ہے کہ تو ہمارا وسیلہ اور شفاعتی ہو)۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ . قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ . وَإِذَا ذُكِرَ اللهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ.

پھر ہم کہتے ہیں: اللہ سب سے بڑا ہے (اللهُ أَكْبَرُ) اور رکوع میں اُس کے آگے جُھک جاتے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا: نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر رکوع اور سجدہ میں کمر سیدھی نہ ہو (ابو داود 1/533)۔ پھر ہم یہ پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم پاک ہے میرا پروردگار جو بڑا بزرگ ہے (کوئی اور اِس کے قابل نہیں)۔ (تین دفعہ)

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فرشتوں اور جبریل امین کا ربّ ہر نقص وعیب سے پاک اور تمام الائشوں سے منزہ ہے۔ (اے اللہ، تو سب کا اور سب چیزوں کا مالک ہے)

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ۔ اے ہمارے ربّ تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے۔

اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیٹھ جھکا دی، اور اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا، اور میں تجھ پر ایمان لایا، میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، میرے بھیجے اور میرے پٹھوں نے تیرے لیے عاجزی کا اظہار کیا۔ میں صاحب قدرت و بادشاہت اور صاحب بزرگی و عظمت کی پاکی بیان کرتا ہوں (اے میرے محبوبِ حقیقی میں تیرے علاوہ کسی اور کے آگے نہیں جھکتا)۔

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبكَ آمَنْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِی وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِی سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَائِ وَالْعَظَمَةِ۔

اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنی پیٹھ جھکا دی، تیرے اوپر ایمان لایا، میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، اور تجھ پر بھروسہ کیا، تو میرا ربّ ہے، میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون، میرا دماغ اور میرے پٹھے نے اللہ ربّ العالمین کے لیے عاجزی کا اظہار کیا ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِی وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخّي وَعَصَبِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پھر ہم کہتے ہیں: اللہ نے سن لی اس کی بات جس نے اس کی تعریف کی۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔

سیدھے کھڑے ہو کر کہتے ہیں:

اے اللہ، ہمارے ربّ! تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اے اللہ، ہمارے ربّ، تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ بہت زیادہ تعریفیں ہیں جو پاکیزہ و بابرکت ہیں (اور کسی کے لیے نہیں)۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

اے اللہ، ہمارے رب، تعریف تیرے لیے ہی ہے، آسمان و زمین بھر، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اس کے بعد تو جس چیز پر چاہے، اے لائق تعریف و لائق مجد و شرف، بہتر ہے جو بندے نے کہا، اور ہم سب تیرے بندے ہیں، کوئی روکنے والا نہیں جسے تو دے دے، اور اسے کوئی دینے والا نہیں جس سے تو روک دے۔ تیرے مقابلے میں مالداروں کی مالداری کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْئَ السَّمَوَاتِ وَمِلْئَ الأَرْضِ، وما بينهما وَمِلْئَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْئٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاء وَالْمَجْدِ، احق مَا قَالَ الْعَبْدُ ۔ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ۔ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، ولا معطى لما منعت وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "سجدے کی حالت میں بندہ اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں بہت زیادہ دعا کیا کرو۔"

عن أبي هريرة، أن رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ قال: "أقربُ ما يكون العبدُ من ربّه وهو ساجد، فأكثِروا الدعاءَ". سنن ابی داؤد، باب الدعاء في الركوع والسجود، حديث 875

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہؐ نے انہیں یہ دعا سکھائی: "اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں، جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی (دنیا اور آخرت کی) وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی (دنیا و آخرت کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے، اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں، اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمدؐ) نے مانگی ہے۔ اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمدؐ) نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ، میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس (جنت) سے قریب کرے۔ اور میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔ اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے خیر کا باعث بنا دے"

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا" سنن ابن ماجہ، رسول اللہؐ کی دعاؤں کا بیان، حدیث 3846

سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰى — پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بالا و برتر ہے۔ (تین دفعہ)

اے ہمارے ربّ تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے۔

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

فرشتوں اور جبریل امین کا ربّ ہر نقص و عیب سے پاک اور تمام آلائشوں سے منزہ ہے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

اے اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری اطاعت قبول کی، تو میرا مالک ہے، میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ اللہ بہت برکتوں والا ہے، بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ (اے اللہ، میں تجھے ہی سجدہ کرتا ہوں اور کسی کو نہیں، نہ کسی ولی کو، نہ کسی پیر کو اور نہ کسی تیری مخلوق کو)۔

"اللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَلَکَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْھِي لِلَّذِی شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِینَ.

میں صاحب قدرت وبادشاہت اور صاحب بزرگی وعظمت کی پاکی بیان کرتا ہوں

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَائِ وَالْعَظَمَةِ

اے اللہ، میرے سب گناہ بخش دے، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، اگلے بھی اور پچھلے بھی، کھلے بھی اور چھپے بھی۔

أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری خوش نودی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور میں تجھ سے (تیرے غیض وغضب سے) تیری (رحمت کی) امان چاہتا ہوں، میں تیری تعریفیں شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تونے خود اپنی صفات بیان فرمائی ہیں۔ (اے اللہ، مجھے کوئی تجھ سے بچا نہیں سکتا تیرے علاوہ، مجھے تجھ سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا تیرے علاوہ)۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

پھر ہم یہ کہتے ہوئے کہ اللہ سب سے بڑا ہے (اللهُ أَكْبَرُ) بیٹھ جاتے ہیں، اور پھر پڑھتے ہیں:

میرے ربّ مجھے بخش دے، اے میرے ربّ مجھے بخش دے۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میرے نقص دور فرما دے، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے رزق دے، اور مجھے بلندی عطا فرما۔ (اے اللہ، تو میرا ہادی ہے، میرا مددگار ہے، میرا محافظ اور داتا ہے، میرے کردار کو بلند کردے تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے)۔ اللَّھُمَّ اغْفِرْلِی، وَارْحَمْنِی، وَاھْدِنِی، وَاجْبُرْنِی وعافنی وَارْزُقْنِی، وَارْفَعْنِیْ۔

پھر ہم کہتے ہوئے: کہ اللہ سب سے بڑا ہے (اللهُ أَكْبَرُ) سجدہ میں دوسری دفعہ چلے جاتے ہیں۔ سجدہ میں عربی میں دعائیں پڑھتے ہیں۔

دعائیں پڑھنے کے بعد ہم اللہ سب سے بڑا ہے (اللهُ أَكْبَرُ) کہہ کر سجدہ سے اُٹھ جاتے ہیں اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور پڑھتے ہیں:

تمام آداب وتسلیمات اللہ ہی کے لیے ہیں اور تمام نمازیں اور پاکیزہ اعمال بھی اسی کے لیے ہیں۔ اے نبیؐ، آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (بخاری، مسلم 1 / 301)۔

اے اللہ، محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیمؑ پر اور ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ تو یقیناً قابل تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ تو یقیناً قابل تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وعَلٰى آل إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

اے میرے پروردگار ، مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میرے اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار میری دعا قبول کر۔ پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہو گا۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ . رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔

اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (2:201)۔

اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی و موت کے فتنہ سے، اور فتنے دجال کے شر سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

یا اللہ، میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی و موت کے فتنہ سے، یا اللہ، میں گناہوں اور قرضوں کے فتنہ سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

یا اللہ، میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم ڈھائے ہیں، اور گناہوں کو تو ہی بخشنے والا ہے، تو میرے گناہوں کو اپنی طرف سے معاف کر دے، اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بخشنے والا، اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْماً كَثِيراً، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اے اللہ، معاف فرما میرے پہلے والے عمل اور بعد والے، جو عمل پوشیدہ ہیں اور جو ظاہر ہیں اور جو میں نے زیادتیاں کی ہیں، اور جن اعمال کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

یا اللہ، میری مدد فرما اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت کیلئے۔

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

یا اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے، نامرادی سے، ذلیل عمر سے، دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ، میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ، میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تو جانے کہ موت میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ، میں غیب و حاضر دونوں حالتوں میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی وناراضگی دونوں حالتوں میں حق بات کہنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور تنگ دستی و خوشحالی دونوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں، اور میں تجھ سے تیری قضاء پر رضا کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طالب ہوں، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کر دے، اے اللہ، ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ، اور ہم کو راہ نما اور ہدایت یافتہ بنادے۔

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

اے اللہ، میں تجھ سے اس لئے سوال کرتا ہوں یا اللہ کہ یقینا تو اکیلا ہے، واحد ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ خود جنا گیا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں یہ کہ تو میرے گناہوں کو معاف فرمادے یقینا تو ہی معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تیرے لیے ہی تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔ تو بہت احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کو بلا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی و عزت والے، اے زندہ و جاوید، اے سب کو قائم رکھنے والے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ۔

اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفات تیرے لئے ہی ہیں، تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، بے شمار احسانات کرنے والا، اے آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے بنانے والے، اے بزرگی اور عزت والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے قائم رکھنے والے، میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے زندہ و جاوید، اے تھامنے والے میں تجھ سے جنت کا طلب گار اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، الْمَنَّانُ، يَا بَدِيعَ السَّماوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ، میں تجھ سے اس وجہ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقینا تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا نہ خود کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ

اِس کے بعد: ہم اپنا چہرہ دائیں طرف موڑ کر کہتے ہیں: اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں تم پر (سب کو جو میری دائیں طرف ہیں)، پھر ہم بائیں طرف منہ کر کے کہتے ہیں: اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں تم پر (سب کو جو میری بائیں طرف ہیں)۔

وتر کی دعائیں:

اے اللہ جنھیں تو نے ہدایت دی، ان میں (شامل کر کے) مجھے بھی ہدایت دے اور تو جنھیں عافیت بخشا ہے مجھے بھی ان میں (شامل کر کے) عافیت بخش اور جن سے تو محبت رکھتا ہے، ان میں (شامل کر کے) مجھ سے محبت رکھ۔

اور تو نے جو بھی فیصلہ کیا ہے، اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، یقیناً تو ہی فیصلے کرتا ہے، تیرے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا اور جسے تو دوست رکھے، وہ کہیں ذلیل نہیں ہو سکتا، اے ہمارے ربّ تو پاک ہے، تو برکتوں والا اور رفعتوں والا ہے۔

"اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، (وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ)، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ"۔

الٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ الٰہی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امید وار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ۔

فرض نماز کے بعد ہم پڑھتے ہیں:

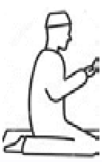

میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں (تین مرتبہ) اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف ہی سلامتی ہے، تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت والے۔

أَسْتَغْفِرُ اللهَ (ثَلَاثاً) اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تو جو چیز دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلے میں سود مند نہیں۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور اس کے لیے تمام تعریفات اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت

)اسی کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، ہم اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

اللہ پاک ہے، تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور اس کے لیے تمام تعریفات اور وہ ہر چیز پر قادر ہے–

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ (ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

کہو، وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔

کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے ربّ کی۔ ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِن شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔

کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب۔ انسانوں کے بادشاہ۔ انسانوں کے حقیقی معبود کی۔ اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلٰهِ النَّاسِ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

خدا (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمین میں سے سب اسی کا ہے کون ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کرسکے، جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کرسکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے)

اسکی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔

اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"۔

اے میرے اللہ میں تجھ سے کارآمد علم، اور پاکیزہ رزق اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقاً طَيِّباً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً۔

نبیؐ نے فرمایا: اگر کوئی آیت الکرسی ہر فرض نماز کت بعد پڑھتا ہے، جنت اور اُس کر درمیان خالی موت حائل ہے۔

نمازِ حاجت:

اگر کسی شخص کو اللہ سے یہ بندوں سے کسی قسم کی حاجت ہو، وہ صحیح طرح وضو کرے، دو رکعت نفل نماز پڑھے، اللہ کی حمد بیان کرے اور نبیؐ پر درود بھیجنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم والا اور کرم والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیزیں (اعمال و خصال) مانگتا ہوں جو تیری رحمت کا سبب ہیں اور تیری بخشش کا باعث بننے والے (اعمال) اور ہر نیکی میں حصہ اور گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا کوئی گناہ معاف کیے بغیر، کوئی غم ختم کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہو، پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدَعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي۔

نمازِ استخارہ:

اگر کسی شخص کو اللہ سے مشورہ کی ضرورت ہو، وہ صحیح طرح وضو کرے، دو رکعت نفل نماز پڑھے، اللہ کی حمد بیان کرے اور نبیؐ پر درود بھیجنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اے اللہ ! میں تیرے علم کے واسطے سے تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے سے (حصول خیر کی) طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو (ہر چیز پر) قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی چیز پر) قدرت نہیں رکھتا، تو (غیب) جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔ تو (تمام) پوشیدہ امور سے باخبر ہے۔ اے اللہ ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے، میرے دین، میری معاش اور انجام کار میں بہتر ہے (یا فرمایا) میرے فوری معاملات میں اور بعد کے معاملات میں بہتر ہے۔ تو اسے میرے لیے مقدر کر دے، اسے میرے لیے آسان فرما دے اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے برا ہے، میرے دین کے لیے، میری زندگی کے لیے اور میرے انجام کار کے لیے (یا فرمایا) میرے فوری معاملات میں اور بعد کے معاملات میں برا ہے۔ تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا تعین کر دینا چاہیے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا: اے اللہ فلاں کو بخش دے۔ اور اس کے درجات کو بلند فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں۔ اور پیچھے رہ جانے والوں کے لیے اس کا نعم البدل عطا کر۔ اور ہمیں اور اس کو بخش دے اے جہانوں کے ربّ۔ اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔

اللھُمّ اغْفِرْ لِ فلان باسمہ۔ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيين، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الغابِرين، وَاغْفِرْ لَنا وَلَهُ يا رَبَّ العالَمِين، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فيه.

نمازِ جنازہ کی دعائیں

دعا نمبر 1، نمازِ جنازہ میں پڑھنے والی دعا: اے اللہ اُسے بخش دے اُس پر رحم کر اُس پر عافیت کر اُسے معاف کر دے اُس کی باعزت مہمانی کر اُس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے، اُسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے، اور اُسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا، اور اُسے اُس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اُس کی بیویوں سے بہتر بیویاں عطا کر، اُسے جنت میں داخل کر، اُسے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔

اللهُمّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْه ، وَعافِهِ وَاعْفُ عَنْه ، وَأَكْرِمْ نُزُلَه ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَه ، وَاغْسِلْهُ بِالْماءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدْ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخطايا كَما نَقّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَس ، وَأَبْدِلْهُ داراً خَيْراً مِنْ دارِه ، وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِه ، وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِه، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّة ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذابِ القَبْرِ وَعَذابِ النّارِ۔

دعا نمبر2: اے اللہ، ہمارے زندوں کو اور مردوں کو، حاضر کو اور غائب کو، چھوٹے کو اور بڑے کو، مرد کو اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ، ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دینا۔ اے اللہ، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمانا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دینا۔

اللهُمّ اغْفِرْ لِحَيّنا وَمَيّتِنا وَشاهِدِنا ، وَغائِبِنا ، وَصَغيرِنا وَكَبيرِنا ، وَذَكَرِنا وَأُنْثانا. اللهُمّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنّا فَأَحْيِهِ عَلى الإِسْلام ،وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنّا فَتَوَفَّهُ عَلى الإِيمان ، اللهُمّ لا تَحْرِمْنا أَجْرَه ، وَلا تُضِلَّنا بَعْدَه۔

دعا نمبر3: اے اللہ، یہ فلاں (میت کا نام لیا جائے) ابن فلاں (میت کے والد کا نام لیا جائے) تیری امان اور تیرے عہد میں ہے۔ پس تو اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ تو صاحب وفا اور صاحب حق ہے۔ اے اللہ، تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

اَللّهُمّ إِنَّ فُلانَ بْنَ فُلانٍ في ذِمَّتِك ، وَحَبْلِ جِوارِك ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذابِ النّار ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفاءِ وَالْحَقّ ، فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ ، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفورُ الرَّحيم۔

دعا نمبر4: اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے۔ تو بے نیاز ہے اس کو عذاب دینے سے۔ اگر یہ نیکو کار ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس سے درگزر فرما۔

اللهُمّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِك ، احْتاجَ إِلى رَحْمَتِك ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذابِه ، إِنْ كانَ مُحْسِناً فَزِدْ في حَسَناتِه ، وَإِنْ كانَ مُسيئاً فَتَجاوَزْ عَنْه۔

مردہ کو قبر میں اُتارتے وقت کی دعا

اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر۔ بِسْمِ اللهِ وَعَلى سُنَّةِ رَسولِ الله

دفنانے کے بعد کی دعا:

اے اللہ اس کو بخش دے اور اے اللہ اس کو ثابت قدم رکھ۔ اللّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّهُمَّ ثَبِّتْهُ

غمزدہ خاندان سے تعزیت کی دعا: بے شک ہر چیز کی ہے جو وہ لے لے اور اسی کا ہے جو وہ عطا کرے۔ اور ہر چیز اس کے ہاں ایک وقت مقررہ کے ساتھ ہے۔ اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ سے اجر کی امید رکھے۔

إِنَّ للهِ ما أَخَذ ، وَلَهُ ما أَعْطى ، وَكُلُّ شَيءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمَّى. فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِب

قبرستان کی زیارت کی دعا:

اے گھروں (قبر) کے مومن اور مسلمان مکینوں تم پر سلامتی ہو، اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں (اوراللہ رحم فرمائے تم آگے بڑھ جانے والے ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں)، میں اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا طلب گار ہوں۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيارِ مِنَ المؤْمِنينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ، (وَ يَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ) نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ العَافِيَةَ۔

ساری دعائیں اور اذکار پڑھنے کے بعد، کیا شرک کے لیے کوئی گنجائش بچتی ہے؟ جواب ہو گا نہیں۔

نماز میں خشوع کے لیے

ایک حدیث میں نبیؐ نے فرمایا: اپنے سجدہ کی جگہ کو دیکھتے رہو۔

ایک اور حدیث میں: سیدنا عثمان بن ابو العاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول: شیطان میرے درمیان اور میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور قرات میں التباس (ملاجلا دیتا) پیدا کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اس شیطان کا نام { خِنزَبٌ} ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اَعُوْذُ باللّٰہِ کے (پورے) کلمات پڑھو اور بائیں جانب تین بار تھتکارو (یعنی تھو تھو کرو) .سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے اسے (شیطان) کو مجھ سے دور کر دیا۔

أَنَّ عثمانَ بنَ أبي العاصِ أتى النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فقال : يا رسولَ اللهِ . إنَّ الشيطانَ قد حال بيني وبين صلاتي وقراءتي . يُلَبِّسُها عليَّ . فقال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ : ذاك شيطانٌ يُقالُ له خنزَبٌ . فإذا أحسستَه فتعوَّذْ باللهِ منه . واتفُلْ على يسارِك ثلاثًا . فقال : ففعلتُ ذلك فأذْهَبَه اللهُ عني کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلاۃ، صحیح مسلم (2203)

تہجد نماز کی فضیلت

اے اُمتِ محمدؐ، تہجد کی نماز فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم نماز ہے، اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن میں اللہ ان لوگوں کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے۔ عبادالرحمان، رحمان کے بندے، جو رحمان سے محبت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی راتیں اُس کی یاد میں گذارتے ہیں۔ ہم کبھی بھی عبادالرحمان نہیں بن سکتے، ہم کبھی الرحمان کو ڈھونڈنے والے نہیں ہوسکتے، ہم اپنے آپ کو الرحمان کا عاشق نہیں کہہ سکتے، اگر ہم اپنی راتیں سو کر گزارتے ہیں۔ ایک حدیث قدسیہ میں اللہ کہتا ہے: وہ جو کہتا ہے وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ وہ میرا ہے،، جو یہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اور جب رات آتی ہے وہ سوتا رہتا ہے، مجھے بھول جاتا ہے، وہ جھوٹا ہے، وہ میرا سچا عاشق نہیں ہو سکتا۔ کیا ہر عاشق اپنے معشوق سے اکیلے میں ملنا پسند نہیں کرتا؟ کیا وہ اپنے

محبوب سے بات کرنے کی خواہش نہیں کرتا؟ اللہ کہتا ہے، جب آدھی رات گزرتی ہے اور ستارے ماند پڑ جاتے ہیں، رات تاریک ہو جاتی ہے، اللہ کہتا ہے، جو لوگ بستر چھوڑ کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل میری محبت میں دھڑک رہے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اور اُن کے دل میری محبت میں آنسو بہاتے ہیں۔ وہ مجھ سے ایسے بات کرتے ہیں جیسے میں اُن کے سامنے ہوں، وہ میرے دربار میں منتقل ہو گئے ہیں۔ میں اِسے ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ ابو ریحانہؓ اللہ کے دین کی راہ سے اپنی بیوی کے پاس ایک طویل عرصہ کے بعد اپنے گھر لوٹے۔ دونوں نے ایک دوسرے کا استقبال کیا۔ ابو ریحانہؓ کہنے لگے مجھے دو رکعت تہجد کے پڑھنے دو۔ دونوں نے نماز پڑھی، ابو ریحانہؓ اپنی نمار کو لمبا کر دیا یہاں تک کہ فجر کی آذان ہو گئی۔ اُس کی بیوی نے اُس سے گلہ کیا، "تم اللہ کی راہ میں اتنا عرصہ دور رہے، اب تم آئے ہو اور ساری رات تم نے نماز میں گزار دی، میں تمہاری بیوی ہوں، کیا میرے کوئی حقوق نہیں؟ اُنھوں نے کہا، ہاں تمہارے حقوق ہیں، لیکن میں نماز میں اتنا کھب گیا تھا کہ مجھے تمہاری موجودگی کا احساس نہ رہا۔ جب میں نے اللہُ أَكْبَرُ کہا، اللہ مجھے جنت میں لے گیا، وہاں میں چشمے، دریا پرندے وغیرہ دیکھے، جنت میں نے اپنے محبوب ربّ کی بے شمار نعمتیں اور رحمتیں دیکھیں، اور اگلی چیز جس نے مجھے جھنجوڑا وہ فجر کی آذان تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کہتا ہے کہ کل، یومِ جزا کے بعد، میں اُنھیں جنت میں نا ختم ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک دوں گا۔ ایک اور حدیث قدسیہ میں اللہ کہتا ہے: اگر ساتوں زمین اور آسمان اُس کے نیکی کے پلڑے میں ڈال دیئے جائیں، میں اُن کو اُس کے لیے بہت کم سمجھوں گا۔ اے اللہ، ہمیں اُن میں سے بنا۔ آمین!

جب نبیؐ تہجد کی نماز کے لیے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اے میرے اللہ، ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا۔ اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے۔ اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، آسمان اور زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ، میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حاکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ۔ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ۔

اے اُمتِ محمدؐ، یاد کرو وہ نصیحت جو جبرائیلؑ نے نبیؐ کو دی تھی، اُس نے کہا تھا: یاد رکھیں مومن کی معراج تہجد کی نماز میں اپنے ربّ کو پکارنے میں ہے، نہ کہ دنیا کے جاہ و جلال میں۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہمارا مقصدِ حیات اِس فانی دنیا سے آگے ہے، ہم یہاں آخرت کے لیے اللہ کے رنگوں کو اپنانے کے لیے آئیں ہیں۔ ہمارا آخری ٹھکانہ آخرت میں ہے۔

نماز پڑھنے کی اہمیت

اے اُمتِ محمدؐ، ہم میں سے جو نماز پڑھتے تھے، وہ نماز پڑھنی چھوڑ گئے ہیں کیونکہ اُن کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں، اُن کی ضروریات پوری نہیں ہوئیں (جو مقصدِ نماز ہی نہیں)۔ ہاں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی ساری ضروریات اُمید کے ساتھ مانگنی چاہئیں، کیونکہ وہی اکیلا داتا ہے، نہ کے سودے کے طور پر۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہم بھول جاتے ہیں کہ وہ اللہ ہے، اور ہم اُس کے غلام ہیں۔ غلام کا کام ہے بغیر سوال کئے مالک (خالق) کے حکم کو بجالانا۔ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساجھے دار یہ برابر ہیں؟ سوچو! ہم اللہ کے کاروباری پارٹنر نہیں ہیں، کہ وہ ہمارے لیے کچھ کرے اور جواب میں ہم اُس کی عبادت کریں گے۔ ہمیں اُس کی ضرورت ہے، اُسے کسی کی ضرورت نہیں وہ ہر ضرورت سے آزاد ہے۔ اُسے ہماری ضرورت نہیں، اُس نے ہمیں تخلیق کیا اِس لیے وہ ہماری نگہداشت کرتا ہے۔ اے مسلمانو، آؤ، ہم ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ اپنے رحیم ربّ کی طرف لوٹ جائیں، اُس کے حکموں کی پیروی کی خواہش کے ساتھ۔ وہ رحیم ربّ ہماری توبہ کو ضرور قبول کرے گا اور ہمیں اپنی جنت کا باسی بنائے گا (ان شاءاللہ)۔ اے اُمتِ محمدؐ، اللہ کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے، خاص طور پر، اُس کی رحمت آدھی رات کے بعد اپنی جوبن پر ہوتی ہے۔ ہمیں اُس وقت اپنے محبوبِ حقیقی اللہ کی عبادت اور اُس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اگرچہ ہم اُس کی نافرمانی اور گناہ کرتے رہتے ہیں، پھر بھی رحیم ربّ ہمارے گناہوں کو دوسروں سے چھپا کر رکھتا ہے۔ وہ ہمیں توبہ کا موقع، کے بعد موقع دیتا رہتا ہے تاکہ تہجد کی نماز کے ذریعہ ہم اُس کی طرف لوٹ آئیں، کیونکہ وہ ہم سے ماؤں سے ستر گناہ زیادہ پیار کرتا ہے (سبحان اللہ)۔ وہ ہاتھ پھیلائے ہمارا انتظار کر رہا ہے، ہمیں خوش آمدید کہنے اور ہمیں اپنی رحمت میں لینے کے لیے، کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اے اللہ، ہم نے اپنے بہت ظلم کئے ہیں، براہِ مہربانی ہمیں معاف فرمادے۔ اے اللہ، ہم تیری طرف ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ رجوع کرتے ہیں۔ اے اللہ، تونے کہا تھا کہ ہم تیری رحمت سے نااُمید نہ ہوں۔ اے اللہ، ہماری توبہ قبول کرلے اور ہمیں اپنی جنت کا باسی بنا۔ اے اللہ ہم راضی ہیں تجھے اپنا ربّ مان کر اور اگر تو ہمیں معاف کردے ہم خوش ہو جائیں گے۔ آمین!

فرض نمازوں کی اہمیت

1) نبیؐ نے فرمایا تھا کہ جب مومن رات کو اندھیرے میں مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے، یومِ محشر جب چاروں طرف اندھیرا ہو گا، اللہ اُس کے چاروں طرف روشنی کر دے گا۔

2) ایک دفعہ کسی نے نبیؐ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں پوچھا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ سب سے فضیلت والا عمل نماز ہے۔ اُس شخص نے بار بار پوچھا۔ پہلے تین دفعہ نبیؐ نے کہا نماز اور پھر جہاد۔

3) قرآن کہتا ہے: جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے، یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔ اسی طرح آیت(9:18) میں اللہ کہتا ہے: اللہ کی مسجدوں کے آباد کار (مجاور خادم) تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخر کو مانیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ چلیں گے۔

4) قرآن نماز کی اہمیت کو اِن آیات(2:238-239) میں یوں بیان کرتا ہے: اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو، خصوصاً ایسی نماز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہو۔ اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو۔ جیسے فرماں بردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔ بدامنی کی حالت ہو، تو خواہ پیدل ہو، خواہ سوار، جس طرح ممکن ہو نماز پڑھو۔ اور جب امن میسر آ جائے، تو اللہ کو اس طریقے سے یاد کرو، جو اس نے تمہیں سکھا دیا ہے جس سے تم پہلے ناواقف تھے۔

5) قرآن خوشخبری دیتا ہے آیت(2:277) میں اور کہتا ہے: ہاں، جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں ان کا اجر بے شک ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔

6) نماز کی اہمیت کی وجہ سے قرآن کہتا ہے: اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے (20:132)۔

7)۔ آیت(6:162) میں اللہ کہتا ہے: کہو اے نبیؐ، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔

نماز پڑھنے کے فوائد

1) یہ ہمیں فحش اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے

انسان کو کمزور پیدا کیا گیا، اور اللہ کی مدد کے بغیر اپنے آپ کو گناہوں سے دور رہنا ناممکن ہے، اور نماز اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ آیت(29:45) میں اللہ کہتا ہے: (اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو، **یقینا نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے**۔ اور اللہ کا ذکر اس

سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ جب ہم اللہ کے سامنے شعور کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، اُس کا خوف بالآخر ہمیں گناہ کرنے سے روک دے گا۔

2) یہ ہمارے نفس کو بہتر بنا دیتی ہے

فطرتاً انسان بھول جانے والا ہے، اور ہماری مصروف طرز زندگی نے حالات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ نماز نا صرف ہماری روحانی ضروریات کو پورا کرتی ہے، ساتھ ہی دل کو اطمینان دیتی ہے۔ اللہ آیت(13:28) میں کہتا ہے: ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنہوں نے (اس نبیؐ کی دعوت) کو مان لیا ہے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔

3) یہ ہم میں عاجزی پیدا کرے گی

اللہ کے شعور کی وجہ سے ہمیں اپنی حدود سمجھ آجاتی ہیں اور کائنات کے مطالعہ سے ہمیں اُس کی عظمت سمجھ آجاتی ہے۔ یہ ہم میں عاجزی پیدا کرتی ہے اور ہمارے کردار سے فخر اور غرور کو دور کرتی ہے۔ نماز میں ہم اپنے سر اور ناک کو (جو فخر کی علامت ہیں) مطیع بن کر زمین پر رکھ دیتے ہین اور کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے۔ اللہ آیت(23:1-3) کہتا ہے: یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دور رہتے ہیں۔

4) ہمارے گناہ دھو دیتی ہے

انسان کو فطرتاً کمزور اور بھول جانے والا بنایا گیا ہے، ہم سے گناہ سرزد ہوں گے اور اللہ نے نماز میں گناہوں کو ختم کرنے کی استطاعت رکھی ہے۔ اللہ آیت(11:114) میں کہتا ہے: اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔ نبیؐ نے ایک خوبصورت مثال دی جب اُنھوں نے اپنے صحابہؓ سے پوچھا تھا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے گھر کے باہر پانی بہہ رہا ہو اور وہ اُس میں دن میں پانچ دفعہ نہائے اُس کے جسم پر کوئی میل رہے گی''؟ صحابہؓ نے منفی میں سر ہلایا، نبیؐ پھر کہا: ''یہ ہی حال روزانہ پانچ وقت نمازوں کا ہے، اللہ اُن کے ذریعہ ہمارے گناہ دھو دیتا ہے۔

5) ہمارے مسائل حل کرتی ہے

ہمیں اِس دنیا میں آزمائش اور اللہ تعالیٰ کے رنگوں کو اپنانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ جب نماز کے ذریعہ ہم اپنے اندر تقویٰ اور صبر پیدا کرتے ہیں، تو ہم اپنے ربّ سے اپنے رشتہ کو مضبوط کرتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے اللہ ہمارے دنیاوی مسائل حل کرکے ہمارے تعلقات کو اپنی باقی مخلوق کے ساتھ مضبوط کرتا ہے۔ اللہ آیت(2:153) میں کہتا ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

6) یہ مسلمانوں کو جوڑتی ہے

باجماعت نماز پڑھنے کا مقصد کاندھے سے کاندھا ملا کر بلا تفریق امیر یا غریب، کمزور یا طاقتور، قومیت، رنگ، پیسہ، خاندان اور رتبے سے بالا ہو کر کھڑے ہوں، تاکہ یہ ہم میں عاجزی اور بھائی چارہ پیدا کرے۔ اسی لیے نبیؐ نے کہا تھا کہ، "باجماعت نماز اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے"۔

نمازوں کو چھوڑنے کے نتائج

1) نماز چھوڑنا خالق کی نافرمانی ہے: اے مسلمانو، ربِّ کائنات ہمیں اپنے دربار میں بلا رہا ہے، جبکہ ہم میں سے بہت بڑی اکثریت موٴذن کی آواز پر کان نہیں دھرتی۔ اُس کی عدالت (نماز) میں نہ جانے کے نتائج کو سمجھانے کے لیے میں اِس کو ایک مثال سے سمجھاتا: فرض کرو ایک حکومتی عہدیدار (قاضی) ہمیں اپنی عدالت (دربار) میں بلاتا ہے، ہم جانے سے انکار کرتے ہیں، سوچو کیا ہو گا! وہ ایک عہدیدار ہے (ہماری طرح کا انسان)۔ ہم اُس کے دربار میں خوشبو لگا کر، اچھے کپڑے پہن کر جائیں گے، ہم اُسے سلام کریں گے اور خندہ پیشانی سے ملیں گے، چاہے ہم اُس سے نفرت ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ موٴذن کی آواز جو ہمیں رحیم ربّ کی طرف بلا رہی ہے کا کیا؟ اسی لیے قرآن، آیت (82:06) میں اللہ کہتا ہے: اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے اس ربِّ کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا، جس نے تجھے پیدا کیا (خَلَقَ)، پھر تیرے نوک پلک، سنوارے (سوّیٰ) تجھے متناسب (بالکل موزوں کیا) بنایا، (عدل) اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا؟ ہمارے وجود کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے، اِس کے باوجود ہم غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ہر دن اپنے خالق کی نافرمانی کرتے ہیں، جس کے نتیجہ میں جہنم ہمارا ٹھکانہ ہو گی۔ قرآن کی آیت (60 -19:59) میں اللہ کہتا ہے: پھر ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کی، پس قریب ہے کہ وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں۔ **البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عملی اختیار کر لیں وہ جنت میں داخل ہوں گے** اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہو گی۔ ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ کر رکھا ہے اور یقیناً یہ وعدہ پورا ہو کر رہنا ہے۔ مزید نماز کی اہمیت پر زور دینے کے لیے اللہ آیت (43-42 :74) میں کہتا ہے: "(جہنم کے لوگوں سے پوچھا جائے گا): تمھیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟" وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے"۔

2) تم اپنے خالق کے ناشکرے بن رہے ہو: اپنے خالق کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے کی دعوت سے انکار، حتمی ناشکری ہے۔ اللہ نے ہمیں پیدا کیا اور وہ سب کچھ دیا جو ہمارے پاس ہے، وہ کہتا ہے: اِن سے کہو اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، تم کو سننے اور دیکھنے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل دیے، مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔ نبیؐ کے پاؤں مبارک رات کو نماز میں دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے سوجھ جاتے تھے، اور جب آپؐ سے اِس کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپؐ جواب دیتے تھے: "کیا میں اپنے ربّ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟" اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟

3) ہم سستی دکھا رہے ہیں: یومِ جزا اپنے مالک کے سامنے کیا بہانہ بنائیں گے، جس نے زمین و آسمان بنائے؟ جس نے ہمیں دن میں چوبیس گھنٹے دیئے، اور اِس کے باوجود وہ ہم سے نماز کے لیے محض تیس منٹ مانگتا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا تھا: یومِ جزا ابن آدم کے قدم نہیں ہلیں گے جب تک اُن سے پانچ معاملات کی بازپرس نہ ہو جائے: اُس نے اپنی زندگی کیسے گذاری، اُس کی جوانی کیسے گذری، اُس نے مال کیسے کمایا اور اُسے کیسے خرچ کیا، اور جو کچھ وہ جانتا تھا اُس کے بارے میں کیا کیا۔

4) ہم سخت مصیبت میں ہوں گے: جب ہم اپنے آپ کو اللہ سے دور کر لیتے ہیں (نماز نہ پڑھ کر)، ہمارے دل کبھی مطمئن نہیں رہیں گے، اور مایوسی میں اپنے ذہنی سکون کے لیے ہم متبادل کی تلاش میں ادھر اُدھر بھٹکتے پھریں گے۔ تاہم، اِس طرح کی تلاش بیکار ہے، اللہ آیت (126 -20:124) میں کہتا ہے: اور جو میرے "ذکر "(درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے " ۔ وہ کہے گا، "پروردگار، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا"؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "ہاں، اسی طرح تو ہماری آیات کو، جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا۔ اُسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے"۔

5) ہم اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں: اللہ کو ہماری نمازوں کی ضرورت نہیں۔ اللہ کو ہم سے کچھ نہیں چاہیے۔ یہ تو ہم ہیں جنہیں اُس کی رحمت کی ضرورت ہے۔ اللہ آیت (31:12) میں کہتا ہے: جو کوئی شکر کرے اُس کا شکر اُس کے اپنے لیے مفید ہے۔ اور جو کُفر کرے (اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ) حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے۔

6) ہم کفر کے ساتھ کھیل رہے ہیں: بہت سارے علماء حق کا خیال ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔ وہ اِس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں: "وہ عہد جو ہمارے اور اُن کے درمیان تفریق کرتا ہے (یعنی مومنوں اور کافروں کے درمیان) نماز ہے، جس نے اسے نظر انداز کر دیا اُس نے انکار (کفر) کر دیا۔" اِس کے علاوہ نبیؐ نے نماز کے علاوہ کسی بھی عمل کو کفر کے طور پر نہیں لیا تھا۔

7) مزید نبیؐ نے فرمایا تھا: شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے (5:91)؟

جو کوئی نماز سے اجتناب برتتا ہے، اسے پندرہ سزائیں ملیں گی۔ چھ سزائیں اِس دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، اور تین یومِ جزا۔ چھ اِس دنیا کی سزائیں یہ ہیں:

1) اللہ اُس کی عمر سے برکت کو چھین لیتا ہے (اُس کی زندگی کو بدبختی والی بنا دیتا ہے)۔

2) اللہ اُس کی دعا قبول نہیں کرتا۔

3) اللہ اُس کے چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔

4) اللہ کی مخلوق اُس سے کراہت محسوس کرے گی۔

5) اللہ اُس کو اُس کے نیک اعمال کا صلہ نہیں دے گا۔
6) نیک لوگوں کی دعاؤں میں اُس کا حصہ نہیں ہو گا۔
مرتے وقت کی تین سزائیں:
1) وہ ذلیل و رُسوا ہو کر مرے گا۔
2) وہ بھوکا مرے گا۔
3) وہ پیاسا مرے گا اور پیاسا ہی رہے گا، چاہے سارے سمندروں کا پانی پی لے۔
تین سزائیں جو قبر میں ملیں گی:
1) اللہ اُس کی قبر کو تنگ کرے گا یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی۔
2) اللہ اُس پر آگ چنگاریوں سمیت پھینکے گا۔
3) اللہ اُس پر ایک سانپ مسلط کرے گا جس کا نام بہادر و جر ائتمند ہے۔ جو اُسے صبح سے ظہر تک ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مارتا ہے، اور اسی طرح باقی نمازوں کے لیے۔ ہر ڈنگ پر وہ ستر گز زمین میں دھنس جائے گا۔
یومِ جزا کی تین سزائیں:
1) اللہ فرشتے بھیجے گا جو اُسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں لے جائیں گے۔
2) اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُسے غصہ سے دیکھیں گے، جس سے اُس کے چہرہ کا گوشت پگھل کر نیچے گر جائے گا۔
3) اللہ تعالیٰ اُس کا سخت حساب لے گا اور حکم دے گا کہ اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ ان کے دیے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی کوئی وجہ اس کے سوا نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے کفر کیا ہے، نماز کے لیے آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں اور راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں تو بادلِ نخواستہ خرچ کرتے ہیں (9:54)۔

توبہ کے فوائد

ایک دن نبیؐ ہنسے، اور جب آپؐ ہنسے تو صحابہ نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپؐ کہنے لگے کہ مجھے اللہ نے یومِ جزا کا دن دکھایا (یہ غیر معمولی تھا، کیونکہ آخرت کا سن کر آپؐ رونے لگ جاتے تھے، میرے اور آپ کے لیے پریشان ہو جاتے تھے، لیکن اِس دفعہ آپؐ مسکرا رہے تھے)، میں اِس لیے ہنسا کیونکہ میں نے ایک گروہ کو وہاں ہنستے دیکھا۔ صحابہ نے پوچھا یومِ جزا کوئی ہنس بھی رہا ہو گا؟ وہ کون ہوں گے؟ نبیؐ نے کہا، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے ہر قسم کے گناہ کئے ہوں گے، اِس کے باوجود وہ ہنس رہے ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا پھر وہ کیوں ہنس رہے تھے؟ نبیؐ کہنے لگے، جب وہ ہنس رہے ہوں گے، تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ وہ کیوں ہنس رہے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے گناہ کئے اور ہم برباد ہو گئے، ہمیں دوزخ کے عذاب کا سامنا ہے۔ تم نے بھی گناہ کئے اور تم ہنس رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، ہم نے دنیا میں توبہ کی تھی، اللہ نے ہمیں صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ ہمارے گناہوں کو ثواب

میں بدل دیا ہے، اپنی توبہ کی وجہ سے ہم جنت میں جا رہے ہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، آئیں ہم توبہ کرنے کی اپنی عادت بنا لیں۔ قرآن کی آیت (2:222) میں اللہ کہتا ہے: وہ اُن سے محبت کرتا ہے جو بار بار توبہ کرتے ہیں۔ اے بھائیو، جنت حاصل کرنا اِس سے آسان نہیں ہو سکتا تھا۔ اے اُمتِ محمدؐ، آئیں لوٹ جائیں توبہ کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف۔

جو چیز ہمیں توبہ سے روکتی ہے وہ تکبّر ہے، اللہ کو تکبّر کتنا ناپسند ہے، اُس کا اندازہ کروانے کے لیے میں آپ کو دو واقعات سُناؤں گا۔ ایک دفعہ اللہ نے موسیٰؑ کو کہا کہ اپنے سے کمتر شخص کو تلاش کرو۔ موسیٰؑ نے ہر طرف تلاش کیا اور واپس آ کر کہنے لگے، "اے اللہ، مجھے اپنے سے کمتر کوئی نظر نہیں آیا"۔ اللہ نے کہا، اے موسیٰؑ اگر تو ایک بکری کے بچے کو اپنے سے کمتر سمجھ کر لے آتا، تو میں تجھے جہنم میں پھینک دیتا۔ اسی لیے اللہ نے ہر نبی کی تربیت بکریوں کے چروانے سے کی، جو سب سے حقیر کام سمجھا جاتا ہے، تاکہ اُن میں سے میں ختم ہو جائے۔ اسی طرح کسی نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا تھا کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری مخلوق کو جنت میں ڈال دے اور ایک شخص کو جہنم میں ڈالنا ہو، تو میں سمجھتا ہوں میرے اعمال ایسے ہیں کہ وہ شخص میں ہوں گا۔ اور اگر اللہ ساری مخلوق کو جہنم میں ڈال دے، اور ایک شخص نے جنت میں جانا ہو، میں اُس کی رحمت سے اتنا پُر اُمید ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا۔ تکبّر نیک اعمال کو برباد کر دیتا ہے، لہٰذا اُس سے ہمیں چھٹکارہ حاصل کرنا چاہیے۔ تکبّر سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں چھ اقدام اُٹھانے چاہئیں، جو یہ ہیں:

1) غرور و تکبّر کے خطرات کو سمجھنا۔ صحیح مسلم میں نبیؐ نے کہا: جس کے دل میں رتی برابر بھی تکبّر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

2) ہمیں اپنی محدود حیثیت کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن (76:1) میں فرماتا ہے: کیا انسان پر لامتناہی زمانے کا ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا؟ (17:37) زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

3) اللہ کی عظمت کا احساس کرنا۔ ابن قیم کہتے ہیں: عاجزی اللہ کو پہچاننے سے آتی ہے، اُس کے نام، اُس کی صفات اور اُس کی مجموعی عظمت کو پہچان کر (کتاب الروح)۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے: زمین اور آسمانوں میں بڑائی اسی کے لیے ہے اور وہی زبردست اور دانا ہے (45:37)۔

4) کبھی اپنی زیادہ تعریف نہ کرو۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے: پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو، وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔

5) عاجزی کے لیے سلام کرنے میں پہل کرو۔ بیہقی میں نبیؐ نے فرمایا: جس نے سلام میں پہل کی وہ غرور سے پاک ہے۔

6) عاجزی کے انعام کو سمجھو۔ صحیح مسلم میں نبیؐ نے فرمایا: کوئی اگر اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ اُس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمت کے لیے میری چند تجاویز

ایک حدیث جس کو حافظ ابن حجر عسکلانی نے اپنی کتاب ''الخشوع فی الصلاۃ'' میں لکھا ہے، جس میں نبیؐ نے فرمایا کہ ایک دن میں جبرائیلؑ کے ساتھ بیٹھا تھا اور میں نے اُسے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا۔ آسمان کھلا اور ایک فرشتہ اُترا اور ہمارے قریب آنے لگا۔ نبیؐ فرمانے لگے کہ جب جبرائیلؑ نے اُسے دیکھا تو اُس کا قد چھوٹا ہو گیا کچھ وصول کرنے کے لیے۔ وہ فرشتہ نبیؐ کے پاس آکر کہنے لگا، اے اللہ کے نبیؐ، مجھے اللہ نے آپؐ کے پاس پیغام دے کر بھیجا ہے۔ اللہ آپؐ کو دو میں سے کسی ایک چیز کے انتخاب کرنے کا اختیار دیتا ہے: آپؐ چاہیں ایک بادشاہ نبی کی طرح رہیں یا ایک ایسے نبی کی طرح جو اللہ کا عاجز بندہ بن کے رہے، آپؐ کی آخرت پر اِس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ نبیؐ نے جبرائیلؑ کی طرف دیکھا یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اللہ کو کیا پسند ہے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ اللہ کو اپنے عاجز بندے پسند ہیں۔ نبیؐ نے عاجز بندہ بن کر رہنے کا انتخاب کیا۔ جبرائیل نے نبیؐ کو بتایا کہ یہ فرشتہ پہلے کبھی نازل نہیں ہو۔ نبیؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ وہ سکڑ کیوں گئے تھے اور ڈر کیوں رہے تھے۔ اُنھوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم مجھے یہ گمان ہوا تھا کہ اللہ نے قیامت کے دن کا اعلان کر دیا ہے۔ نبیؐ نے پوچھا یہ فرشتہ کون تھا۔ جبرائیلؑ نے کہا، اسرافیلؑ (بگل بجانے والا)۔ نبیؐ نے اپنی مرضی سے باقی زندگی اللہ کا عاجز بندہ بن کر گزاری۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہم آخرت کی بجائے دنیا کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ جنت میں کوئی تھکاوٹ نہیں ہو گی اور نہ اُنہیں وہاں سے کبھی نکالا جائے گا۔ سبحان اللہ، کیا کانوں کے لیے اِس سے میٹھی کوئی چیز ہے۔ سورۃ الزمر، آیت (39:53) میں اللہ کہتا ہے: (اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ تو غفور، رحیم ہے۔ اگرچہ وہ ساری طاقتوں کا مالک ہے، اس کے باوجود وہ ہماری توبہ قبول کرتا ہے، اور ہمیں معاف کر دیتا ہے، اور چاہتا ہے کہ ہم بھی دوسروں کو معاف کریں۔ ہم اِس دنیا میں اللہ کے رنگوں کو اپنانے کے لیے آئے ہیں، جن میں ایک معاف کرنا بھی ہے۔ معاف کرنے کے عمل سے ایک توقع کی جاتی ہے کہ ہم دوسروں کے نقائص پر اُنگلی نہیں اُٹھائیں گے، بلکہ اُس کی عزتِ نفس کو مجروح کئے بغیر اُس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ میں اِس کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں: ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو لوگوں نے بتایا کہ فلاں شخص اب اکثر شراب میں دھت رہتا ہے۔ عمرؓ پریشان ہو گئے، وہ چاہتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف لوٹ آئے، اور شراب پینی چھوڑ دے۔ اُنھوں نے یہ نہیں کہا

کہ اُسے میری عدالت میں پکڑ کر لاؤ اور اُسے سو کوڑے لگاؤ(جو رائج الوقت اسلامی قانون تھا اور ہے)۔ صحابہ کاطرزِ عمل یہ تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ سزا کی بانسبت وہ اپنی اصلاح کر لے، (اور دوسری طرف ہم ہیں جو بہانا ڈھونڈتے ہیں لوگوں کے ساتھ زیادتی کرنے کا)۔ بلکہ عمرؓ نے اُس شخص کو خط لکھا جس میں سورۃ الزمر کی آیت(39:53) لکھی: (اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ تو غفور، رحیم ہے، اور خط کو دعاؤں اور اپنی تشویش اور نصیحت سے بھر دیا تھا۔ پھر آپؓ نے خط ایک بندے کو دیتے ہوئے کہا، مجھ پر ایک احسان کرو، میرے اِس خاص بھائی کے پاس جاؤ، جو بد قسمتی سے بحران کا شکار ہے، یہ خط اُس کو دے دینا، لیکن دو چیزوں کا خیال رکھنا، ایک) یہ خط اُسے ذاتی طور پر پہنچانا(یعنی اِسے دوسروں سے خفیہ رکھنا)۔ ب) یہ اُسے اُس وقت دینا جب وہ ہوش میں ہو اور خط کو پڑھ سکے۔ اُس کے بعد آپؓ نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا: آئیں اپنے بھائی کے لیے اللہ سے دعا کریں کہ جب یہ خط اُسے ملے، اللہ اُس کو توفیق دے کہ وہ اپنے میں تبدیلی لا سکے۔ آج ہمیں لوگوں کو سزا دینے میں مزا آتا ہے، حتیٰ کہ جھوٹے الزامات کے ساتھ بھی۔ حضرت عُمرؓ نے پھر کہا، "میرا آج کا سبق یہ ہے، جب تم اپنے بھائی کو گرتا دیکھو، تو اُس کو بچانے کے لیے کھڑے ہو جاؤ، اُسے بچالو اور زمین پر گرنے نہ دو، کیونکہ اُس کا گرنا ساری اُمت کا گرنا ہے، اور اُس کو بچانا ساری اُمت کو بچانا ہے"۔ اے اُمتِ محمدؐ، یہ ہمارے لیے ایک سبق ہے۔ جب عُمرؓ کا خط اُس شخص کو ملا، اُس نے اُس کو پڑھنا شروع کیا، اور پڑھنے کے بعد وہ کہنے لگا، "اے عُمر، میں تمہیں تمہارے الفاظ کے چناؤ پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، میں تمہیں سارے قرآن میں سے اِس آیت کو چننے پر بھی خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، تم نے مجھے اُمید بھی دی اور مجھے تنبیہہ بھی کی۔ عُمرؓ نے اُسے اُمید دے کر اُبھارا اور ساتھ ہی اُسے تنبیہہ بھی کی۔ اُس نے توبہ کی اور مدینہ میں رجوع کرنے والا سب سے متقی شخص بن گیا۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہمارے جوان شیطان کے شکنجے میں پھنس رہے ہیں، اور بحیثیتِ اُمت ہمیں اُس کی کوئی فکر نہیں۔ ہم اُنہیں بدنام کرتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، لیکن ہم اپنے گرتے بھائیوں کو تھامنے کے لیے تیار نہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، چاروں طرف دیکھو، کیا کہیں تمہیں اُمت کے کھوئے ہوئے نشان نظر آرہے ہیں؟ کیا اِس لیے نبیؐ دن رات رو کر اللہ سے درخواست کرتے تھے: اے اللہ، میری اُمت، میری اُمت، اے اللہ، میری اُمت، میری اُمت (میرے اور آپ کے لیے)؟ یومِ جزا ہم آپؐ کا سامنا کیسے کریں گے؟ اے اُمتِ محمدؐ، اللہ نے ہمارے لئے جو مقدر کیا ہے، ہمیں اُس پر راضی رہ کر ایک دوسرے کی مدد کرنے کی فکر ہونی چاہیے تھی، ہم خود غرض اور کنجوس بن گئے ہیں، ہم دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور اپنے نصب العین آخرت کو بھول گئے ہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، آج ہماری مائیں اور بہن اپنے خاندانوں کی کفالت کے لیے جسم فروشی کر رہی ہیں، اور اُمت کی حیثیت سے ہم کہیں نظر نہیں آرہے۔ آج ہم اِس حالت میں اِس لیے ہیں کہ ہم نے اپنے گرتے بھائیوں کو سنبھالنا چھوڑ دیا ہے، بلکہ بد قسمتی سے ہم اُن کے گرنے میں تعاون کرتے اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اے اللہ، ہمیں معاف فرما اور ہمیں

اپنے گرے ہوئے بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے توفیق عطا فرما۔ آمین! اے مسلمانو، ہمارے رویوں کی وجہ سے، مسلمان نوجوانوں میں الحاد کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہم نے بحیثیتِ اُمت کے اپنے آپ کو لا تعلق ہو کر، دیکھ بھال نہ کرنے والے اور بے فکرے بنا لیا ہے۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہم اُن بھائیوں کے بارے میں جو نماز نہیں پڑھتے فکرمند ہونے کی بجائے، ہم مسجدوں میں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر لڑ رہے ہیں، جیسے ہاتھ کہاں باندھنا ہے، زور سے آمین کہنا ہے وغیرہ وغیرہ، نتیجتاً ہمارے بھائی مسجد اور نماز سے دور ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن میں بتایا تھا کہ ہمارے دوست کون ہونے چاہئیں، اللہ کہتے ہیں: تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ دوستوں سے تو ہم لڑ رہے ہیں، اللہ کو ہم کیا جواب دیں گے؟ اے اُمتِ محمدؐ، اگر وہ نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، تو وہ اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہونگے، کیونکہ ہم اللہ کے لیے پڑھتے ہیں نہ کہ کسی کے لیے، دوسری طرف اگر ہماری وجہ سے نماز چھوڑی تو اُس کے لیے ہم جوابدہ ہونگے۔ اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی کے موبائل کی گھنٹی بج جائے، ہم بیہودہ زبان استعمال کر کے موبائل کی گھنٹی سے زیادہ شور ڈالتے ہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، ایک دیہاتی نے مسجدِ نبوی (مسلمانوں کے لیے دوسری سب سے اہم مذہبی جگہ) میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، نبیؐ نے اُسے ڈانٹا نہیں، بلکہ اُس کی پیار سے اصلاح کی۔ سوچو! جب بچے مسجد میں آتے ہیں، ہم بوڑھے اپنی برتری اور دینداری دکھانے کے لیے اُنھیں ذلیل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر وہ نماز پڑھنی چھوڑ دیتے ہیں ہم اُس کے لیے جوابدہ ہونگے، اور اکثر وہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اے اللہ، ہمیں معاف کرنا!!!

اے اُمتِ محمدؐ، دوسری وجہ، جس کی وجہ سے ہمارے امیر اور غریب نوجوان ملحد ہو رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ ہم نے دین کو محبت اور توجہ سے پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ ہم نے اِس کو علماء پر چھوڑ دیا ہے، وہ علماء جو انتہائی غریب گھرانے سے آتے ہیں، جنہیں مدرسوں میں بغیر رحم کے ظالمانہ طور پر مارا اور پیٹا گیا ہوتا ہے۔ اُن کے دل میں اسلام کی کون سی محبت ہو گی، کیا نبیؐ نے ہمیں یہ طریقہ بتایا تھا؟ اُس کے اُوپر سونے پہ سہاگہ، پندرہ سال مار کھا کر مدرسہ سے فارغ ہونے والے طالبِ علم کو معاشرہ بغیر عزت دیئے بھوکا رکھ کر اوسطاً آٹھ سے دس ہزار روپے چوبیس گھنٹہ کام کرنے کی تنخواہ دیتا ہے، جبکہ ایک اَن پڑھ مزدور سات گھنٹے کی مزدوری کے پچیس سے تیس ہزار لیتا ہے۔ ایک عالم جس کو ہم بھوکا رکھتے ہیں، جو اپنے گھر کے خرچوں کو پورا نہیں کر پاتا، جس کی ہم عزت نہیں کرتے، جو مدرسہ میں برے طریقہ سے پیٹا گیا ہو، اور پھر اپنے بھولے پن میں ہم چاہتے ہیں کہ وہ دین پر چلنے والا عالم ہو جو ہمارے بچوں کو سچا اسلام سکھائے، اناللہ۔ یا تو ہم عقل سے پیدل ہیں یا ہمیں آخرت کی پرواہ نہیں۔ ہم مسلمان شادیوں میں ناچ گانے والوں کو چند منٹوں کی تفریح کے بیس سے تیس ہزار دے دیتے ہیں، اور وہ عالم جس کو نکاح پڑھانے کے لیے گھنٹوں بیٹھنا پڑتا ہے، اُسے احسان جتا کر ہزار روپے دیتے ہوئے بھی دکھ ہوتا ہے، اناللہ، اور پھر ہم اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اُمتِ محمدؐ کو جوڑیں۔ جس کا نتیجہ ہے، آج ہم میں سے والدین اور اساتذہ کا احترام ختم ہو گیا

ہے۔ جو قوم اپنے بزرگوں، اساتذہ اور علماء کا احترام نہیں کرتی، برباد ہو جاتی ہیں۔ کسی نے مجھے کہا، تم اپنے بچوں کو مدرسہ میں کیوں نہیں بھیجتے۔ میں نے کہا، میرا دماغ خراب نہیں، میں کبھی بھی اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل نہیں کراوں گا، کیونکہ اُنھیں وہاں پیٹا جائے گا، اور فارغ ہو کر معاشرہ انہیں بھوکا رکھے گا، اور انہیں رحیم ربّ سے دور کر دے گا۔ چند ایک کے سوا مدرسہ میں پڑھنے والے نہ دنیا کے رہتے ہیں اور نہ آخرت کے۔ میں نے اُس سے کہا، عالم کی تنخوہ دولاکھ روپے رکھ دو پھر دیکھو۔ تم بھی اپنے بچے کو مدرسہ یا جامعہ میں بھیجو گے میں بھی بھیجوں گا، اور ساتھ ہی اُن کی عزت بھی ہو گی۔ اے اُمتِ محمدؐ، جو چیز اتنی اہم تھی، اُس کو ہم نے دنیا میں سب سے سستا کیوں بنا دیا؟ ہم مسجد کی زیبائش و آرائش پر خرچ کرنے کو تیار ہیں لیکن اپنے علماء کا خیال رکھنے کے لیے تیار نہیں۔ اللہ ہم پر رحم کرے؟ دوسری چیز، مدرسہ ایسے عالم پیدا کرتا ہے جن کو اِس بُری طرح پیٹا گیا ہوتا ہے کہ وہ بھوکے رہ لیں گے لیکن کہیں اور کام کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ اے اُمتِ محمدؐ، مسلمان مہذب لوگ تھے جو دوسروں کا خیال رکھتے تھے، چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم، آج ہم وحشی بن گئے ہیں۔ آج ہم وہ قوم ہیں جو دکھاوے پر فخر کرتی ہے، جو جائز و ناجائز طریقہ سے امیر ہونا چاہتی ہے۔ آج ہم اپنے بچوں کے ساتھ بدفعلی اور تشدد کر رہے ہیں، ڈارک نٹ سے پیسے بنانے کے لیے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو سڑک پر پھرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہم بوڑھے، بہت غصہ کرتے ہیں جب بچے ذرا سا شور کریں یا پہلی صف میں بیٹھ جائیں، ہم اپنا تقویٰ اور حیثیت جتلانے کے لیے اُن کو جھڑکتے ہیں اور اُن کی بے عزتی کرتے ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ بچے مسجد میں نہ آئیں، اور پھر گلہ کرتے ہیں کہ بچے نماز نہیں پڑھتے، انّاللہ۔ میں اپنے جیسے بوڑھوں کو صاف صاف ایک پیغام دینا چاہوں گا، اگر وہ نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، ہمیں یومِ جزا اِس کا حساب دینا ہو گا، کیونکہ ہم نے اپنے رویوں سے اُنھیں مسجد سے دور کیا ہے۔ کیا حضرت حسنؓ و حُسینؓ مسجد میں نہیں کھیلتے تھے، کیا وہ نبیؐ کے کاندھوں پر نماز پڑھتے ہوئے سوار نہیں ہوتے تھے، صحابہ نے اُنھیں روکنے کی کوشش کی، نبیؐ نے منع فرمادیا۔ ایک بچہ نبیؐ کی داڑھی سے کھیل رہا تھا، صحابہ نے اُسے ہٹانے کی کوشش کی، نبیؐ نے اُنھیں بھی منع کر دیا۔ ہمیں مسجدوں کو بچوں کے لیے آرام دہ اور من پسند جگہ بنانا چاہیے تھا، اُلٹا ہم نے اِسے ایک ڈراونی جگہ بنا دیا ہے، اور پھر گلہ کرتے ہیں کہ بچے نماز نہیں پڑھتے، انّاللہ۔ ایک حدیث میں نبیؐ ہمیں بتایا تھا کہ اللہ نے ایک فرشتہ کو ایک بستی تباہ کرنے کے لیے بھیجا۔ جب وہ فرشتہ بستی میں آیا، اُس نے اُس میں ایک اللہ کے نہایت نیک و پارسا شخص کو دیکھا۔ فرشتہ اللہ کو بتانے چلا گیا کہ اے اللہ، جس بستی کو تونے تباہ کرنے کا حکم دیا ہے اُس میں ایک پارسا شخص بھی ہے جس نے تیری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے حکم دیا بستی کی تباہی اُس سے شروع کرو۔ کیوں؟ کیونکہ اپنی بستی کی حالت دیکھ کر بھی اُس نے اُسے جھنجوڑا نہیں، وہ فکر مند نہ ہوا، نہ ہی اُس نے اِسے اپنا مسئلہ سمجھا، اُس میں ایک اُمت کا تصور نہیں تھا، بلکہ انفرادیت تھی۔ اللہ آپ اور میرے جیسے لاتعلق لوگوں کی بات کر رہا ہے۔ اللہ کو ہماری عبادات کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے معاشرہ کی تعمیر پیار اور انصاف پر کریں۔ عبادت تو ہم میں جوابدہی کے

اصول پر عدل پسند معاشرہ کے تصور کو بنانے کے لیے ہے۔ اے اُمتِ محمدؐ، تبلیغ صرف علماء کا کام نہیں ہے، ہمارا بھی ہے۔ ہمارے کردار کو اسلامی اقدار کا عکاس ہونا چاہیے تھا۔ صحابہ کی تبلیغ اُن کا کردار تھا، ہم نے اُسے گنوا دیا ہے۔ ہمیں اپنے میں عاجزی پیدا کرنی تھی، ہم متکبّر بن گئے۔ نبیؐ کو ان شاءاللہ مقامِ وسیلہ اور مقامِ محمود ملے گا، اِس کے باوجود وہ ساری رات روتے تھے، میرے اور آپ کے لیے۔ ہم نے تو اُن کی پیروی کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کا خیال رکھنا تھا، ہم عیّار بن گئے۔ ہمیں سخی ہونا چاہیے تھا، ہم کنجوس، دکھاوا کرنے والے اور فضول خرچ بن گئے۔ ہمیں تو رشتوں کو نبھانا تھا، ہم اُنھیں توڑ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے ہمسایوں سے اچھے تعلقات بنانے تھے، ہم اُن سے لڑ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے اہلِ خانہ کی دیکھ بھال کرنی تھی، ہم اُنھیں دکھ دے رہے ہیں۔ ہم نے اپنے کردار میں اسلامی اشعار کی عکاسی کرنا تھی، تا کہ غیر مسلموں کی اصلاح کر سکیں، ہم نے اپنا راستہ کھو دیا ہے، اور ہم اپنے میں شیطان کے بدترین کردار کی عکاسی کر رہے ہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، یہی وجہ ہے کہ اُمت کی حیثیت سے ہم دشمن کے لیے تر نوالہ ہیں، کیونکہ ہم نے آخرت کی آرزو چھوڑ دی ہے، اور اِس دنیا کو اپنا مستقل ٹھکانہ سمجھ لیا ہے۔ اسلام کے دشمنوں نے عرصہ ہو گیا ہم سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے، بلکہ اب ہم اُن سے خوف کھاتے ہیں، اور اُن کے برے افعال کی تقلید کرتے ہیں اور اُن کو اپنا رول ماڈل مانتے ہیں، انّاللہ۔ اللہ کہتا ہے خشوع سے پانچ وقت نماز پڑھو، یہ تمہارے کردار میں سے بُری خصلتوں کو دور کر دے گی؛ ہم نماز کو سمجھ کر پڑھنے کے لیے تیار نہیں۔ اے اُمتِ محمدؐ، ہم پھر ٹھیک کیسے ہوں گے، لوٹ جاؤ اپنے ربّ کی طرف، وہ ہاتھ پھیلائے ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ وہ ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

ہم جس مصیبت میں مبتلا ہیں اُس کا احاطہ کرنے کے لیے، ہم اپنے آپ سے پوچھتے ہیں کہ جنت میں ہمارے جانے کے امکانات کیا ہیں؟ ایک حدیث میں نبیؐ نے فرمایا: اللہ آدمؑ کو کہیں گے اپنے بچوں میں سے دوزخیوں کو نکالو۔ آدمؑ پوچھیں گے، کتنے میرے ربّ؟ اللہ کہے گا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ صحابہ ڈر گئے، نبیؐ نے فرمایا، میں اُمید کرتا ہوں تم جنت کے آدھے ہو گے۔ صحابہ نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کرنا شروع کر دیا، امکانات بڑھ گئے تھے۔ آئیں آج کی مسلم آبادی کے حساب سے اپنا حساب لگائیں۔ اس وقت دنیا کی پچیس فی صد آبادی مسلمانوں کی ہے، یعنی ڈھائی سو میں سے ایک مسلمان جنت میں جائے گا۔ اور اگر ہم ذرا اُس پر غور کریں جو قرآن کہتا ہے پچھلوں میں زیادہ اور اگلوں میں سے کم جنت میں جائیں گے۔ اب جنت میں جانے کے کیا امکان ہوں گے۔ اے اُمتِ محمدؐ، اللہ آیت (57:6) میں کہتا ہے: کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جُھکیں؟ ایک اور آیت میں اللہ کہتے ہیں: مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم ہو دانا ہے۔ (9:71)

اے اُمتِ محمدؐ، ہم اسلام کو اپنے عقیدہ اور دین (زندگی گذار کا طریقہ) کے طور پر کیوں قبول نہیں کرتے؟ کیا یہ اِس لیے ہے کہ یہ اکیلے ایک خدا کو داتا، مشکل کشاء اور حاجت روا ماننے اور عبادت کرنے کا مطالبہ کرتا ہے؟ یا اِس لیے کہ یہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم تمام اخلاقی اقدار کو ملحوظِ خاطر رکھیں؟ یا اِس لیے کہ یہ ہمیں عدل کرنے اور ناانصافی سے بچنے کو کہتا ہے؟ یا اِس لیے کہ اللہ کی نظر میں سب انسان برابر ہیں؟ یا اِس لیے کہ تمام انسانوں کو اُن کا حصہ اور حقوق ملیں گے، اور لوگوں کو مطیع بنانے والے تمام اقدامات کو دبایا یا ختم کر دیا جائے گا؟ اے اُمتِ محمدؐ، اگر ہم جنت میں جانے کا اشتیاق رکھتے ہیں، تو ہمیں اِن سب کو قبول کرنا پڑے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا

اے اللہ، ہم تیرے اور تیرے حکموں کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں، ہمیں تجھ پر ایمان لانے والے غلام کے طور پر قبول کرلے۔ اے اللہ، ہم نے اپنے ساتھ بہت ظلم کیا ہے، تو اپنے توبہ کرنے والے غلاموں سے بہت پیار کرتا ہے، اے رحیم، اے عفو و درگزر کرنے والے، اے معاف کرنے والے، ہمارے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، اور ہمیں اپنا سچا غلام بنادے۔ آمین! اے اللہ، میں کبھی بھی تیرا شکر گزار بندہ نہیں تھا، براہِ مہربانی مجھے معاف کردے اور اپنا ایسا عاجز بندہ بنالے، جو تیری تعریف کرتا ہو، تیرا شکر گزار ہو اور جو تجھ سے محبت کرتا ہو۔ اے اللہ، میرے پاس تیرے دربار میں پیش کرنے کے لیے کچھ نہیں، سوائے ناقص اور غیر مخلص تقویٰ اور اعمال کے،

اے اللہ، اپنی لا محدود رحمت سے اُنھیں قبول فرما لے۔ اے اللہ، مجھے اپنی ساری عبادات کو اخلاص کے ساتھ تیرے لیے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے، اپنے اعمالوں کا نہیں اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے، اپنے اعمالوں کا نہیں۔ اے اللہ، تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے، مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے، اپنے اعمالوں کا نہیں، اسی لیے، اگرچہ میں کسی چیز کا حقدار نہیں تھا، پھر بھی تو نے اپنے اِس گناہ گار منافق غلام پر اپنی لا محدود رحمتوں کی بارش کی۔ اے اللہ، میں تجھ سے اپنے سارے گناہوں اور خامیوں کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ، مجھے معاف کر اُن ایام کے لیے جن کو میں نے ضائع کیا اور جو تیری یاد کے بغیر گزرے۔ اے اللہ، میں اُن ایام کی بھی معافی چاہتا ہوں جن میں میری فجر کی نماز سستی کی وجہ سے چھوٹ گئیں۔ اے اللہ، میں تجھ سے اُن ایام کی بھی معافی چاہتا ہوں جن میں میں نے نماز نہ پڑھی اور قرآن کی تلاوت نہ کی ہو۔ اے اللہ، میں معافی چاہتا ہوں اپنے دل میں غلط خواہشات کی وجہ سے جو شکوک پیدا ہوے۔ اے اللہ، میں تجھ سے اُن گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں جو تکبّر کی وجہ سے، یا بلا جواز جذبات کی وجہ سے، یا میری بدزبانی کی وجہ سے، یا حسد، یا بغض، یا نفرت اور یا ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔ اے اللہ، مجھے ایسا مطمئن دل دے جو تیرے غصہ سے ڈرتا ہو۔ اے اللہ، میں اُن ایام کی تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں جس میں میں نے تیری مخلوق کے حقوق کو ظلم، چالاکی اور دھوکے سے غضب کیا ہو۔ اے اللہ، میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں جو زیادتی میں نے تیری مخلوق، خاص کر انسان کے ساتھ کی ہیں، اور اے اللہ، چونکہ یہ معاف نہیں ہو سکتیں جب تک مظلوم معاف نہ کر دے، براہ مہربانی اُن کو اپنے لا محدود خزانہ سے معاوضہ عطا فرما، تاکہ وہ مجھے معاف کر دیں۔ اے اللہ، میں نے اپنی ٹانگوں پر چل کر جو تیری نافرمانیاں کیں، یا گناہ کئے اور یا تیری مخلوق پر جبر اور زیادتی کی ہیں، اُن کے لیے میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ، میں اپنے قول اور فعل میں غرور، تکبّر اور دکھلاوے کی معافی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ، مجھے سچا، خیال رکھنے والا، دیکھ بھال کرنے والا، معاف کرنے والا اور عادل شخص بنا۔ اے اللہ، میں تجھ سے معذرت خواہ ہوں اُن نافرمانیوں کے لیے جو میں نے اب تک کی ہیں، اور جو میں مستقبل میں کروں گا۔ اے اللہ، میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ آپ کے بندے اور نبیؐ ہیں، براہ مہربانی ہمیں اُن غلاموں کے طور پر قبول فرما جو تجھ پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ ہمیں اُن میں سے بنا جو تیرے اور تیری مخلوق کے حقوق پورے کرتے ہیں۔ اے اللہ، تیرے اِس گناہ گار غلام کی آنکھوں نے توبہ کے آنسو نہیں بہائے، اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیری جناب میں روتے ہوئے معافی مانگوں۔ اے اللہ، تیرے اِس گناہ گار غلام کی آنکھوں نے تیری محبت اور تیری یاد میں زیادہ آنسو نہیں بہائے۔ اے اللہ، جبرائیلؑ نے نبیؐ کو بتایا تھا کہ، فرشتے اُمتِ محمدؐ کے سارے اعمال لکھتے ہیں لیکن آنسو نہیں لکھتے۔ نبیؐ نے پوچھا کہ وہ میری اُمت کے آنسو کیوں نہیں لکھتے۔ جبرائیلؑ کہنے لگے کہ ایک سچا ندامت کا

آنسو جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتے ہیں۔ اے اللہ میں کیا کروں گا، براہ مہربانی ندامت کے سچے آنسوں کو میرے رخساروں سے ہوتے ہوئے زمین پر گرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ، تو نے کہا تھا، اے ابنِ آدم، اگر تو گناہ کرے اور کرتا جائے یہاں تک کہ وہ سارے زمین اور آسمان کو ڈھانپ لیں، اور پھر تو میری طرف توبہ کے ساتھ صدق دل سے رجوع کرے، میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے اللہ اپنے اِس گناہ گار غلام کو معاف کر دے، اور اپنی رحمت کے دروازے میرے اور سارے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے لیے کھول دے۔ اے اللہ، میرا تجھ پر جو بھروسا ہے اُسے اِتنا پختہ کر دے کہ تو میرے لیے ہر معاملہ میں کافی ہو۔ اے اللہ، جب بھی میں رویا، میں نے تیرے علاوہ کسی کو اپنے قریب نہ پایا۔ اے اللہ، میرے دین کی اصلاح کر دے، جو میرے معاملات سے بچاؤ کے لیے بہت ضروری ہے، اور میری دنیا کو ٹھیک کر دے، جو میری معاش کا ایک ذریعہ ہے، اور میری آخرت کو سنوار دے، جہاں میں نے واپس جانا ہے۔ اے اللہ میری حیات کو اچھائیوں سے بھر دے، اور میری موت کو امن اور راحت اور ہر بُرائی سے پاک کر دے۔ اے اللہ، گناہوں کی سوچ اب بھی میرے پورے جسم میں تھر تھراہٹ اور جھر جھری پیدا کر دیتی ہے، اے اللہ، مجھے معاف کر دے۔۔ اے اللہ، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے، اپنے بیوی بچوں، عزیزو اقارب، دوست احباب اور سارے مسلمانوں کے لیے، شیطان کے وسوسوں سے جو ہمارے دل کو صراط مستقیم سے ہٹا دیتے ہیں۔ اے اللہ، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے، اپنے بیوی بچوں، عزیزو اقارب، دوست احباب اور سارے مسلمانوں کے ہمزاد سے جو ہمیں گناہ پر اُبھارتے ہیں اور نیک کام سے روکتے ہیں۔ اے اللہ ہم آپ کے غلام ہیں، ہمیں اپنے رنگ میں رنگ دے اور معاف کر دے۔ اے اللہ، مجھے، میرے بیوی بچوں، عزیزو اقارب، دوست احباب اور سارے مسلمانوں ایسا بنا کہ ہم تجھ سے دل و جان سے محبت کریں اور حتی الوسع کوشش سے تجھے راضی کریں۔ اے اللہ، ہمیں اور ہمارے بچوں کو اسلام کے ارکان کا پابند بنا، اور اے اللہ، ہمیں اور ہمارے بچوں کو مکمل صحت اور اسلام کا علم عطا فرما۔ اے اللہ، ہمیں اور ہمارے بچوں کو آخرت کی جستجو میں بھی کامیاب فرما، اور دنیا کی جستجو میں بھی۔ اے اللہ، ہمیں اور ہمارے بچوں کو متقی بنا تا کہ وہ ہر دنیاوی معاملات میں ہماری رہنمائی کرے۔ اے اللہ، ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔ اُنھیں ہمارا، علماء کا، اُساتذہ اور بزرگوں کا فرمانبردار اور عزت کرنے والا بنا۔ اے اللہ، ہمارے بچوں اور اُن کے بچوں کو نیک بنا، جو پنجگانہ نماز پڑھتے ہوں اور اپنے والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہوں چاہے زندہ ہوں یا اِس دنیا سے جا چکے ہوں۔ آمین! اے اللہ ہمارے لیے ہر اچھائی کے دروازے، امن اور سلامتی کے دروازے اور جسمانی اور نفسیاتی صحت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت اور برکت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ، ہمارے لیے قوت اور صبر کے دروازے، محبت اور دیکھ بھال کے دروازے، اور اپنی رحمت کے داوازے کھول دے۔ اے اللہ ہمارے لیے رزق کے دروازے، علم کے دروازے، اور اپنی مغفرت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ، ہمارے لیے اپنی جنت کے دروازے کھول دے، اے رحمان ورحیم۔ آمین!۔

اے اللہ، ہم اپنے آپ کو تیرے اور تیرے حکموں کے حوالہ کرتے ہیں۔ اے اللہ، ہم نے اپنے اُوپر بہت زیادتی کی ہے، اور تو اپنے توبہ کرنے والے غلاموں کو بہت پسند کرتا ہے، اے الرحیم، اے العفو، اے الغفور، برائے مہربانی ہمارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے، اور ہمیں اپنے سوچے بندوں میں سے بنا۔ آمین!

اے اللہ جسے تو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے تو گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، برائے مہربانی ہمیں ہدایت یافتہ بنا۔ اے اللہ، بچا مجھے، میرے بیوی بچوں، عزیزو اقارب، دوست احباب اور سارے مسلمانوں کو محشر کی سختیوں سے، اور ہمیں اُن لوگوں میں سے بنا جو تیرے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے۔ اے اللہ، اے اللہ، ہمیں یومِ محشر اندھا، یا بغیر دست و پا، یا مشرکوں میں سے نہ اُٹھانا۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں موت کی سختی سے، قبر کے عذاب سے، محشر اور یومِ جزا کی خوفناکیوں سے اور جہنم کے عذاب سے اپنے، اپنے بیوی بچوں، عزیزو اقارب، دوست احباب اور سارے مسلمانوں کے لیے۔ اے اللہ، ہمارے پیارے نبیؐ پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام بھیج۔ آمین